بیداری کے لئے پکار

The Cry For Revival

گزشتہ سے پیوستہ

خداہی لوگوں کو پاک روح کے وسیلے قائل کرتا ہے کہ وہ توبہ کریں اور رجوع لائیں تا کہ ہمیشہ کی زندگی پائیں۔ ”میں داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح نازل کروں گا۔“ (زکریا 10:12) شروع سے آخر تک بیداری کا کام اسی کے پاس ہے۔ اس لئے ہم اگر ہم اپنی کوششوں سے بیداری لانے کی کوشش کریں گے تو، ”میرے لوگوں کی سرزمین میں کانٹے اور جھاڑیاں ہوں گی۔“ (یسعیاہ 13:32) جب تک کہ خداوند اپنے روح کو نہ انڈیلے۔ چاہے ہم گھر گھر جا کر منادی کریں، بازاروں میں منادی کریں، نوجوانوں کو تعلیم دیں چاہے بوڑھوں کو تنبیہ کریں تب بھی سب کچھ ضائع ہو سکتا ہے جب تک کہ پاک روح آسمان سے ہم پر انڈیلا نہ جائے۔ ورنہ صرف اور صرف کانٹے اور جھاڑیاں ہی اگیں گی۔ ہمارا تاکستان کاہل آدمی کے اجڑے ہوئے باغ کی مانند ہوگا ہمیں خدا کے حضور چلا اٹھنے کی ضرورت ہے کہ مسیح اٹھے اور اپنے قوی بازو کو زمانہ قدیم کی مانند بڑھائے اور ہم روح کو افراط سے انڈیلے تا کہ سب جانیں سیراب ہوں۔ خدا کے وعدے پر ہاتھ رکھیے اور اس کو پکاریئے کہ اپنا وعدہ پورا کرے۔ ”محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے ہیں پر ملتا نہیں۔ (پر) میں خداوند ان کی سنوں گا۔“ (یسعیاہ 17:41)

آپ اس کے حضور اپنا دل پانی کی مانند انڈیل دیجئے، اس سے کہئے کہ آپ غریب اور ضرورت مند ہیں، اپنی ضروریات اس کے حضور واضح طور پر بیان کیجئے، اپنا خالی پن اس کی معموری کے پاس لے جایئے۔ کیونکہ اس کے پاس آپ کی ہر ضرورت اور ہر وقت کے لئے لامحدود وسائل اور ذرائع موجود ہیں۔

اگر کوئی بے دین ہے اور بغاوت پر آمادہ ہے اور یہ سوچتا ہے کہ ہمارے لئے کوئی وعدہ نہیں لیکن ایسا نہیں ہے خدا کے پاس آپ کے لئے بھی وعدہ ہے۔ ”تو نے عالم بالا کو صعود فرمایا، تو قیدیوں کو ساتھ لے لیا، تجھے لوگوں سے بلکہ سرکشوں (باغیوں) سے بھی ہدیے ملے۔“ (زبور 18:68)

اس لئے اگر آپ سرکش یا گردن کش ہیں تو خداوند کے حضور فریاد کیجئے وہ آپ کا دل بدل دے گا اور آپ کو زندگی کا پانی دے گا۔ اَمثال 23:1 میں لکھا ہے، ”تم میری ملامت کو سن کر باز آؤ میں اپنی روح تم پر انڈیلوں۔“ اگر آپ سادہ دل یا ٹھٹھاباز ہیں تو خداوند سے فریاد کیجئے کہ وہ حزقی ایل 26:34 کا وعدہ آپ کے ساتھ پورا کرے کہ

”میں ان کو اور ان جگہوں کو جو میرے پہاڑ کے آس پاس ہیں برکت کا باعث بنائوں گا اور میں ہر وقت مینہ برسائوں گا۔ برکت کی بارش ہو گی۔“ (حزقی ایل 26:34) آپ کو پکارنا ہے کہ اے خداوند میں بھی تیرے پہاڑ کے آس پاس ہوں تو مجھ پر مینہ برسا۔ اور روز بروز اسے پکارے کہ، ”کیا تو ہم کو پھر سے زندہ نہ کرے گا؟“

بیداری کے اثرات

خداوند کے فرزند اس میں شادمان ہوتے ہیں۔ وہ خداوند یسوع مسیح میں شادمان رہتے ہیں دنیا کی عظیم ترین خوشی اور شادمانی مسیح یسوع میں ہے۔ اور یہ خوشی اور شادمانی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنا پاک روح لوگوں کے دلوں میں بساتا ہے جس سے وہ یسوع مسیح کو بہتر طور پر جاننے لگتے ہیں۔ وہ اس کا گوشت اور خون خوشی سے کھانے لگتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ شخصی تعلق میں قائم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے خداوند کے روح میں مگن ہو کر اس کی کامل، اور مکمل مرضی پوری کرنے لگتے ہیں کیونکہ اس کا خون اور اس کی راستبازی ان کے لئے سب سے زیادہ قیمتی ہونے لگتی ہے۔ وہ بڑی خوشی سے اس کی روشنی میں چلنے لگتے ہیں۔ وہ اسے اپنی ابدی چٹان سمجھنے لگتے اور اس کے بازوؤں میں پناہ لیتے ہیں۔ اور چٹان ہی ان کی محافظ اور دفاع ہوتی ہے۔ وہی چھپنے کی جگہ اور ان کے لئے محبوب ہے۔ اس سے ہی انہیں فضل پر فضل حاصل ہوتا ہے جس کی ہر گھڑی ہم سب کہ شدید ضرورت رہتی ہے چاہے خوشی کو وقت ہو یا دکھ کا وقت ہو خداوند ہی ان کی لازوال قوت ہوتا ہے۔ وہ آسمانی باپ کے پاس بھی اسی کے وسیلے جاتے ہیں۔ ”اپنے خداوند یسوع مسیح کے طفیل سے --- خدا پر فخر بھی کرتے ہیں۔“ (رومیوں 11:5) یہ ہمارا بخرہ، سپر اور بہت بڑا اجر ہے جو ہمارے لئے عظیم شادمانی اور جلال کا باعث بھی ہے۔

خدا کی بڑی خواہش ہے کہ اس کے فرزند اس میں خوش رہیں شادمان رہیں وہ چاہتا ہے کہ ہمارے تمام چشمے اسی سے جاری ہوں۔ اس بات کے لئے اس سے فریاد کرتے رہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ پیغام سننے یا پڑھنے کے بعد آپ کا دعا کرنے کا طریقہ بدل جائے گا کیونکہ وہ پیاسے کو مفت پلائے گا، پیاسی جان پر افراط سے پانی انڈیلے گا۔ آپ کو بس اپنا مکمل حالِ دل کھول کر اسے بتانا ہے۔ اپنے غم، اپنی خوشیاں، فکریں، خوبیاں، خامیاں، مشکلیں اور آسانیاں سب مکمل طور پر اسے بتا دیجئے۔ تا کہ وہ اپنا زور آپ کو عطا کرے۔ بہت سے مسیح کے پاس آئیں گے، ”یہ کون ہیں جو بادل کی طرح اڑے چلے آتے ہیں اور جیسے کبوتر اپنی کابُک کی طرف؟“ (یسعیاہ 8:60)

”اور قومیں اس کی مطبع ہوں گی۔“ (پیدایش 10:49) جیسے نوح کی کشتی میں سب جاندار چلے آئے تھے ویسے ہی اب ہر طرف سے لوگ خداوند کی حضوری میں چلے آئیں گے۔ وہ اپنی تمام نفرتیں، کدورتیں جھگڑے، حسد، لالچ، بدگوئیاں، حرامکاریاں اور بدکاریاں ایک طرف ڈال دیں گے جیسے لوگوں نے کپڑے راہ میں ڈال دیئے تھے (مرقس 50:10) کیونکہ اب یسوع کے علاوہ ان کو اور کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ ایسے ہی روحیں بچتی ہیں۔ ”کیا یہ وہ لُکٹی نہیں جو آگ سے نکالی گئی ہے؟“ (زکریاہ 2:3) ”پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں۔“ (رومیوں 1:8) ”وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔“

یہ خدا کے جلال کا اظہار ہے۔ ”جس نے اس کی گواہی قبول کی اس نے اس بات پر مہر کردی کہ خدا سچا ہے۔“ (یوحنا 33:3) یعنی وہ خدا کی قدوسیت کو سچ مانتا اور اس کی گواہی دیتا ہے وہ اس کے فضل اور محبت کا گواہ بن جاتا ہے۔ اس کا منہ خدا کی حمد سے بھرا رہتا ہے۔ ”اے میری جان! خداوند کو مبارک کہہ۔“ (زبور 1:103) وہ خدا کے بیٹے کی صورت پر ڈھلنا چاہتا ہے اور لوگوں کے سامنے اس کا اقرار کرنا چاہتا ہے تا کہ خداوند کی راہوں پر چلے آسمان اور زمین دونوں جگہ شادمانی کا باعث ہے۔ آہ! ہمیں ایسے وقت کے لئے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ”کہ کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟“

جو واپس لوٹ گئے تھے ان کی بیداری کا باعث بھی ہے۔ بہت سے لوگ مسیح کو قبول کرنے کے بعد واپس لوٹ جاتے ہیں اور اگر پاک روح ان پر نہ اترے تو ان کا انجام انتہائی بھیانک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کا مذاق اڑاتے ہیں، ٹھٹھا بازی کرتے ہیں۔ جیسے شیطان پہلے تو سب سے اعلیٰ فرشتہ تھا مگر شیطان بن کر وہ بے انتہا برا بن گیا ہے۔ اسی طرح جو واپس پلٹ جاتے ہیں وہ پہلے سے بھی زیادہ برے ہوجاتے ہیں۔ لیکن جب خدا اپنے روح کو انڈیلتا ہے تو پتھر دل بھی موم ہوجاتے ہیں۔ اسی بات کے لئے دعا کیجئے اور خدا سے فریاد کریں کہ، ”کیا تو ہم کو پھر سے زندہ نہ کرے گا؟“

گناہ کرنے والے بھی تائب ہوجاتے ہیں۔ یہ بہت افسوسناک ہے کہ آج کل لوگ گناہ کرنے پر شرمندگی محسوس کرنے کے بجائے خوش ہوتے اور فخر محسوس کرتے ہیں اور پھر مسلسل گناہ میں زندگی گزارتے اور فخریہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں اور سب سے خوفناک بات یہ ہے کہ وہ عبادت میں شریک ہوتے اور کلام بھی سنتے ہیں مگر ٹس سے مس بھی نہیں ہوتے۔ لیکن جب خداوند نظرِ کرم کرے اور ہمیں دوبارہ زندہ کرے یعنی بیدار کرے تو پھر یہ صورتحال ہرگز نہیں رہے گی۔

یہ بہت خوشی اور شادمانی کی بات ہوگی کہ آپ دعائیہ میٹنگ میں شریک ہوں بہ نسبت گناہ اور برائی میں۔ تاکہ آپ دعا میں ٹھہرنے والے ہوں اور آپ دل سے یسوع مسیح کے طلبگار ہوں، اس کی محبت، معافی، پاکیزگی، راستبازی اور جلال کے طلبگار ہوں۔ اگر آپ تیار ہوں تو آپ نے سوچنا ہے کہ کس طرح آپ خداوند کی طرف دل لگائیں اور اس سے یہ شدت سے مانگیں کیونکہ اس نے خود فرمایا ہے کہ، ''میں اپنے روح میں سے ہر فردِ بشر پر انڈیلوں گا۔'' (یوایل 28:2) تب بیابان، سیراب باغ بن جائیں گے کیونکہ آپ نے اس کو پکارا ہوگا کہ، ''کیا تو ہم کو پھر سے زندہ نہ کرے گا؟'' اور وہ یقیناً ایسا کرے گا کیونکہ وہ یہواہ شاما یعنی خداوند ہمارے قریب ہے!

میں ان لوگوں کے لئے خوفزدہ نہیں جو ان باتوں سے واقف ہوکر پلٹ آئیں گے اور خداوند کے لئے اپنی زندگی وقف کردیں گے بلکہ میں ان کے لئے خوفزدہ ہوں جو اپنی تعلیم میں اضافے کے خواہش مند نہیں اور اپنی مسیحی زندگی اور چال چلن میں آگے بڑھنے کو تیار نہیں، لیکن اب وقت آچکا ہے کہ آپ اپنی کوششوں پر بھروسا کرنا چھوڑ دیں اور خداوند پر بھروسا کریں اور اس کے بہتے دھارے میں بہنا شروع کردیں تاکہ آپ کے وسیلے زندگیاں بحال ہوں اور لوگ مسیح کے پاس آئیں۔ یہ اس وقت ہوگا جب اندر سے یعنی دل سے خدا کا خوف محسوس کریں گے اور خدا کا روح آپ کو یک دل، کامل رفتار، مستقل مزاج، بردبار، صابر اور خدا کے کاموں میں قائم کردے گا۔ آپ نے سوچنا ہے کہ کیسے ان سب باتوں کے لئے تیار ہوں گے!

بیداری کے لئے خدا نے کیسے افراد کو استعمال کیا!

The Men God Has Used in Revival

آیئے تھوڑی دیر کے لئے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ رُوحانی بیداری کے لئے خدا نے کیسے افراد کو اوزار کی طرح استعمال کیا۔ ان لوگوں کی شخصیت کیسی تھی اور انہوں نے کیا کامیابی حاصل کی۔ ویسے تو وہ ہمارے جیسے جذبات رکھنے والے افراد ہی تھے مگر انہوں نے اپنی محنتوں میں اتنی برکات کیسے حاصل کیں اور بڑی کامیابیاں کہاں سے آئیں؟ وہ کیسے افراد تھے؟ انہوں نے کون سا ذریعہ استعمال کیا؟

عظیم خدمت کے کام کو ہمیشہ دلجمعی سے کرنے والے

انہوں نے خدا کے عظیم بھیدوں کے مختاروں کی طرح اس لامحدود خدمت کی ذمہ داری کو قبول کیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو وہ چرواہے جانا جن کو بڑے اور اچھے چرواہے نے جمع کیا اور رُوحوں کی نگہبانی کے لئے مقرر کیا ہو۔ پھر انہوں نے زندگی بھر ایسے دعا اور منادی کی جیسے ہزاروں رُوحوں کی نجات ان کے لبوں سے منسلک ہوگئی ہو۔ انہوں نے جو بھی کہا اور کیا اس میں وہ پوری جانفشانی اور سنجیدگی سے ہر ملنے والے شخص کی نجات کی کوشش میں بلاناغہ مشغول رہتے کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب سے اہم

کام تھا کہ رُوحوں کی نجات ہو۔اس کے لئے انہوں نے کبھی لاتعلقی کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی کبھی چھٹی کی۔ جی ہاں یہ کسی جذباتی فیصلے کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ انہوں نے اس بوجھ اور مقصد کی عجلت کو دل سے محسوس کیا کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ یہ ذمہ داری ان کو سونپی گئی ہے اور اگر وہ اِنجیل کی منادی نہ کرتے تو وہ سمجھتے تھے کہ ان پر افسوس کہ وہ آج ایسا نہیں کر پائے۔

اِنجیل کے خادمین کی حیثیت سے انہوں نے کبھی ہمت نہیں کی کہ کچھ اور کام کریں۔انہوں نے کبھی ہمت نہیں کی کہ اِنجیل کی خدمت میں کہیں کوتاہی کریں، انہوں نے کبھی اس خدمت سے منہ موڑنے کی ہمت نہیں کی، انہوں نے کبھی لشکروں کے خدا کی راہنمائی میں چلتے ہوئے تاریکی کی قوتوں کے خلاف روحوں کو بچانے میں کبھی سستی نہیں کی۔ہم کیسے ان باتوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں گے؟

وہ کامیابی کے لئے پُر یقین تھے

انہوں نے جب اس خدمت کا بیڑا اٹھایا تو ان کو کامیابی کا یقین تھا کیونکہ وہ کام پر یعنی خدمت پر بھروسہ نہیں کر رہے تھے کیونکہ کسی چیز پر یا کسی انسان پر بھروسہ کرنا ان کے لئے شرمندگی کا باعث تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اس لازوال ہستی پر بھروسہ کیا تھا جس نے انہیں بلایا اور بھیجا تھا۔وہ اس کام سے بے رُخی برت کر اپنے مالک اور منجی کی نظر میں غدار یا بددیانت بھی نہیں بننا چاہتے تھے۔جنگی سورماؤں کی طرح انہوں نے فتح پر اپنے دل لگا رکھے تھے، اور اسی تحریک سے وہ متحرک رہتے کہ ان کا مالک ہی ان کی راہنمائی کر رہا ہے۔ چرواہے ہونے کی حیثیت سے وہ کبھی سست پڑ کے ٹھنڈی چھاؤں میں نہیں بیٹھے نہ ہی سردیوں میں سورج کی دھوپ میں بیٹھے اور کسی آندھی، طوفان سے گھبرا کر بھیڑوں کو ہلاک ہونے، برباد ہونے یا چلاتے رہنے کے لئے اکیلا نہیں چھوڑا۔ بلکہ ہمیشہ بھیڑوں کا دھیان رکھا، ان کو جمع کیا، ان کی حفاظت کی، ان کو کلام سے سیر اور آسودہ کیا۔

وہ مردِ ایمان تھے

خدا نے بیداری کے لئے ایسے لوگوں کو استعمال کیا جنہوں نے ایمان رکھ کر بڑی امید سے کلام کا بیج لوگوں کی زندگیوں میں بویا۔ ہوسکتا ہے وہ بیج کا ذخیرہ اٹھائے روتے ہوئے جاتے دکھائی دیں مگر یہ آنسو مایوسی کے نہیں بلکہ دکھ اور ہمدردی کے آنسو تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ ہمت نہیں ہاریں گے تو وہ وقت پر خوشی وشادمانی سے فصل کاٹیں گے اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ خداوند میں ان کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی اور وہ بھر بھر کے پُولے باندھے ہوئے لوٹیں گے۔ان کو اعتماد اس خدا پر تھا جس نے انہیں بُلایا اور مقرر کیا تھا جو ان کو اس رُوحانی جنگ پر اکیلا نہیں بھیج رہا تھا بلکہ ان کے ساتھ تھا۔جس نے ان کا

تمام بوجھ (خرچ) بھی خود اٹھایا تھا۔ اور وہی ان کا منجی تھا۔ان کا فخر انکا مالک تھا جس نے جلالی فتح حاصل کر کے انکو اور ہم سب کو بھی اس میں شریک کیا اور اسی سے تسلی بخش اور ہتھیار بند کیا ہے۔ان کا بھروسہ پاک رُوح پر اور اس کی قادرِ مطلق قوت پر تھا جو مسیح کو جلال دینے والی، اس کے کاموں کی گواہی دینے والی اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی ہے۔ان کا اعتقاد کلامِ خدا، انجیل کے وسیلے صلح کے پیغام پر تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس نے اس پیغام کو بھیجا ہے اس کے پاس یہ بے پھل واپس نہیں آسکتا۔اس لئے وہ ایمان، امید پر فخر کرتے ہوئے اس فتح کی طرف بڑھتے رہے اور دشمنوں یعنی شیطان کی فوجوں کا مقابلہ کرتے رہے اور کسی بات حتیٰ کہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی، کیونکہ ''میں اپنی جان کو عزیز نہیں سمجھتا۔۔ بمقابلہ اس کے کہ اپنا دور اور وہ خدمت جو خداوند یسوع سے پائی ہے پوری کروں۔۔''(اعمال 24:20)

وہ محنتی افراد تھے

وہ بوجھ اٹھانے اور دن کی گرمی برداشت کرنے والے لوگ تھے۔ان کے بارے میں یہ بات سچ ہے کہ انہوں نے آسانیوں کر فراموش کر کے سختیوں کو اپنایا۔ ان کی زندگیاں رُوح اور بدن کی بے تھکان محنت اور جدوجہد کے دنوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ان کے پاس جو کچھ تھا یعنی وقت، طاقت، عقل، صحت اور اسباب وہ سب انہوں نے خداوند کی حضوری میں نذر کر دیا اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھا اور ذرا بھی بڑبڑائے نہیں بلکہ خوشی اور شادمانی کے ساتھ شکرگزاری کرتے ہوئے اپنا سب کچھ اس مالک کی خدمت میں پیش کر دیا جس نے ان سے محبت رکھی اور اپنے خون سے ان کے گناہوں کو دھو کر انہیں نجات بخشی۔ اس لئے انہوں نے بھی اپنا سب کچھ اس کی قیمتی جان کے مقابلے میں کمتر سمجھا۔ ان کی زندگی بھی رسول کے ان تجربات سے آشنا تھی جن کا ذکر وہ کرنتھس کی کلیسیاء کو لکھے گئے خط میں کرتا ہے، ''۔۔۔ جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں، محنت اور مشقت میں، بارہا بیداری کی حالت میں، بھوک اور پیاس کی مصیبت میں، بارہا فاقہ کشی میں، سردی اور ننگے پن کی حالت میں۔''(۲۔کرنتھیوں 27:11)

ان کے پاس سستی کاہلی، یا ایک ہی حالت میں محدود رہنے، عیش وعشرت کرنے یا بیکار لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھنے کا کوئی وقت نہیں۔ وہ خداوند کی خدمت میں دن رات کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ وہ صبح جلد اٹھتے اور محنت کرتے رات کے اندھیرے اتر آتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اَبدیت کے لئے محنت کر رہے ہیں کیونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔روزِ حساب آنے والا ہے۔

وہ صبر کرنے والے تھے

وہ کبھی بے حوصلہ نہیں ہوئے چاہے ان کو سخت محنت کے باوجود خواہش کے مطابق پھل نہ بھی ملا۔ وہ بیج بونے سے کبھی نہیں گھبرائے۔ دن بہ دن وہ بظاہر بے فائدہ محنت کرتے نظر آتے مگر وہ کبھی بھی اچھائی کرنے اور فصل پر محنت کرنے سے نہیں گھبرائے: ''دیکھو کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔'' (یعقوب 7:5)

وہ دلیر اور پُرعزم افراد تھے

وہ مشکلات اور مخالفت سے کبھی نہیں گھبرائے، مخالفوں نے مخالفت اور مزاحمت پیدا کی، جھجکنے والے دوستوں نے منع بھی کیا مگر وہ آگے بڑھتے رہے۔ جھجک کے باعث بہت سے فائدہ مند دروازے بند ہوجاتے، بہت سے قیمتی مواقع ضائع ہوجاتے، لوگ دوست نہیں بن پاتے بلکہ ہر دشمن قوت ہی پاتا ہے۔ جب دنیاوی قوت اور دلیری سے بہت سے معاملات حل ہوجاتے ہیں تو پھر ایمان اور دعا کے باعث حاصل کردہ جرأت اور دلیری سے کتنے معاملات حل نہ ہوں گے۔ دنیاوی کاموں میں اگر آپ جھجکتے رہیں تو کیا آپ وہ کام کر پائیں گے۔ اسی طرح آج کی بے دین دنیا میں اگر آپ جھجکتے ہوئے خدا کی خدمت کریں، خدا کے کام کی نسبت اپنی خواہشات، کو اہمیت دیں، اپنی کوتاہیوں کو اور غلطیوں کو ماننے کے بجائے چھپائیں اور خدا کے کام کو روکیں تو کیا خدا کا کام آگے بڑھے گا؟ انہوں نے ہمیشہ خدا کے کام کو اہمیت دی اور جرأت اور دلیری سے آگے بڑھتے رہے۔ ہمیں آج کے مشکل اور برے دنوں میں جب کہ ہر طرف خدا کے کام کی مخالفت اور مزاحمت ہے، بڑے بڑے شہروں میں لوگوں کو پیسہ کمانے سے فرصت نہیں تو کیا خدا کے کام کو نظرانداز کر دیا جائے؟ اگر کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں تو کیا خدا کا کام کرنے کی کوشش نہ کی جائے؟ ہرگز نہیں میرے عزیزو، ہمیں محنت کرنے سے گھبرانا نہیں چاہیے آس پاس ایک ہزار گر جائیں اور دس ہزار دہنے ہاتھ کی طرف تو بھی خدا کے کام کو لے کر آگے بڑھتے رہنا ہے۔ بیداری کے لئے استعمال ہونے والے لوگوں نے کبھی کسی رکاوٹ کی پرواہ نہیں کی۔ ہمیں بھی انہی لوگوں کی طرح آسمانی مدد کی ضرورت ہے تاکہ جیسے انہوں نے مشکلات، کفر کے فتووں اور ملامتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایمان کی کُشتی جاری رکھی تاکہ راستبازی کی زندگی بسر کرسکیں۔ ویسے ہی ہم بھی اپنے دلوں میں جھانکیں اور اپنے آپ کو پرکھیں کہ کیا ہم بھی راستبازی کی زندگی بسر کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو کیسے یہ زندگی بسر کریں؟ دوستوں، ساتھیوں، یا اردگرد کے لوگوں اور پڑوسیوں کے مذاق، طنز، یا حقارت بھری ہوئی برتری کی مسکراہٹ، سرد مہری،

میٹھی اور خوشگوار مخالفت یا ڈرپوک دوستی، کھلے عام مخالفت، جو زیادہ تر مذہبی بنیادوں پر کی جاتی ہے اس کا سامنا کرنے یا کم کرنے کے لئے خدائی فضل سے کم کسی چیز کی ضرورت نہیں کسی بھی دور میں شرارتوں نے جرأت مندانہ محاذ یا رویہ اختیار نہیں کیا۔ تمام خادمین اور مسیحیوں کو پہلے سے کہیں زیادہ، مضبوط ہونے، حوصلہ رکھنے (یشوع 9:1) کی ضرورت ہے تا کہ سب ثابت قدم اور قائم رہو اور خداوند کے کام میں ہمیشہ افزائش کرتے رہو۔'' (ا۔کرنتھیوں 58:15)

کامیابی کا ایک عظیم طریقہ یہی ہے کہ: جو خدا کی عزت و تعظیم کرتے ہیں ان کو خدا بھی برکت اور عزت دینے سے پیچھے نہیں ہٹا۔

وہ مردِ دعا تھے

یہ بات سچ ہے کہ وہ محنتی تھے، وہ میل جول رکھتے اور خوب پڑھتے اور سیکھتے رہتے تھے، مگر ان میں ایک اور خاص بات تھی کہ وہ دعا بھی زیادہ کرتے تھے۔ بلکہ وہ دعا میں مشغول رہتے تھے۔ وہ خدا کے ساتھ بہت سا وقت گزارتے تھے تا کہ اپنی زندگی کو آبِ حیات کے چشموں سے سیراب کرتے رہیں تا کہ لوگوں کے لئے ان میں سے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری رہیں۔ آج ہمارے دور میں بلاشبہ بہت سے لوگ ایک سنگین غلطی پر ہیں۔ کچھ تو واقعی گلہ کی خبر گیری کرنا چاہنے اس کی رُوحانی بھوک پیاس مٹانا چاہتے اور رُوحوں کو بچانا چاہتے ہیں ان کو بیرونی فرائض اور مشقتوں پر اپنی ساری توانائی خرچ کرنی پڑتی ہے۔ کہ ان کو فضل کے کلام سے معمور ہونے، دعا اور روزے میں وقت گزارنے اور خدا کی حضوری میں جھکنے کی فرصت نہیں مل پاتی۔ اس طرح بہت سی محنت اور وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ مسیح خداوند کے وفادار خادمین نے اس اصول پر زیادہ عمل کیا کیونکہ وہ جلد ہی سمجھ گئے کہ وہ ایک لفظ جو آسمانی آگ سے تپایا گیا ہو خدا کی گہری رفاقت میں رہنے سے حاصل ہونے والا وہ ایک لفظ بھی ہزاروں باتیں کہنے سے کہیں زیادہ پھل دار ثابت ہوتا ہے۔ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ ہر ہفتہ خدا کی رفاقت میں گزارنا ہے تا کہ لوگوں کی شفاعت کر سکیں، گناہ سے معافی کی درخواست کر سکیں۔ اور پاک رُوح کی کثرت سے معموری اپنے لئے اور لوگوں کے لئے بھی مانگ سکیں، تا کہ اتوار کے دن زیادہ با برکت ہو سکیں، تا کہ ان کے پیغامات زیادہ رُوحوں کو جیت سکیں، تا کہ سب کے چہرے موسیٰ کی مانند چمکنے والے ہوں، تا کہ کلیسیاء کے تمام افراد پر خدا کا جلال اور بزرگی ٹھہرے جس کے نتیجے میں بیکار محنت کرنے، اور بے فائدہ خرچ کرنے کی شکایتیں کم ہوتی جائیں۔ ہمیں آج اپنے آپ کو پرکھنا ہے کہ ہم کہیں صرف ترکیبیں تو نہیں لگا رہے، یا اندازے تو نہیں لگا رہے، یا دلیلوں اور تنقید میں وقت صرف تو نہیں کر رہے کیونکہ اس طرح کہیں ہم ''رُوح کا دو گنا حصہ'' ضائع تو نہیں کر رہے؟ کیونکہ اگر یہ وقت ضائع ہو گیا تو پھر لوٹ کر نہیں آئے گا۔ (دیکھیں ۲۔سلاطین 9:2)

وہ اِنجیل اور قانون کے احترام میں فیصلہ کن تعلیم کے حامل تھے

ان کے پیغامات اور منادی میں قدرت اور وسعت ہوتی ہے۔ان کے خیالات اور الفاظ سے قوت اور ہمت ظاہر ہوتی ہے۔جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ وہ قدرت سے معمور افراد ہیں۔ ان کے نرسنگے دبی ہوئی یا بے یقین آوازیں نہیں نکالتے چاہے وہ کسی گناہگار سے بات کریں یا کسی مقدس سے چاہے کلیسیاء سے بات کریں یا دنیا سے انہوں نے گناہ ظاہر کرنے میں کلام کے مطابق عمل کیا اور دریغ نہ کیا۔ان کی زندگی اور منادی لوگوں کی زندگی کے لئے موثر نمونہ تھی۔ وہ شور مچانے والی اور غصے والی منادی نہیں تھی نہ ہی جذباتی تھی بلکہ رُوحانی بوجھ سے پُر، دودھاری تلوار سے زیادہ تیز اور نیکی اور بدی کو جدا کرنے والی منادی تھی۔ان کی تعلیم خوب تیز اور صیقل کی ہوئی تھی جو ماہر سورما کے ہاتھ میں تھی۔ وہ کبھی بغیر محنت کے منادی نہیں کرتے۔ انہوں نے ہمیشہ رُوح کی تلوار یعنی خدا کے کلام کی دھار کو استعمال کیا اور کبھی بھی بے جا اور بے کار وار نہیں کیے بلکہ ہمیشہ درست نشانے پر وار کیے تا کہ درست نتائج حاصل ہوسکیں۔ اور ایسا ہی ہوا بہت سے لوگ ان کی منادی سے یعنی کلام کی تلوار کے باعث خداوند کی قربت اور نزدیکی میں آ گئے۔ جیسا کہ کیمبرج کے تھامس شیپرڈ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے شاید ہی کوئی پیغام سنایا ہو مگر ان کی کلیسیاء کے افراد اور ان سے ملنے جلنے والے سب ان کی اس تڑپ اور پکار سے ہی خداوند کو اپنا نجات دہندہ مان لیتے کہ ''نجات پانے کے لئے میں کیا کروں؟'' یا جانتھن ایڈورڈز کے جولائی 1741 کے پیغام کے اثرات کے بارے میں تھوڑا سا جانیے جو انہوں نے این فیلڈ کے مقام پر دیا: اردگرد کے علاقوں کے خادمین بتاتے ہیں کہ، ''اس علاقے کے لوگ بہت بے فکر، لا تعلق اور برے لوگ تھے، تب ایک پیغام کا انتظام کیا گیا اور اردگرد کے لوگ این فیلڈ کے لوگوں کے لئے فکر مند تھے کہ خدا اپنی محبت ان لوگوں پر نچھاور کرنا چاہتا ہے اور یہ لوگ کیسے بے فکر ہیں اس لئے پڑوسی علاقوں میں ان کے لئے رات بھر دعائیں ہوتی رہیں تا کہ خدا اپنی راستی کے تحت ان پر رحم کرے۔ اور جب پیغام کا وقت آیا تو اردگرد سے لوگ اور خادمین بھی کلام سننے آئے۔ وہ تو بمشکل سلیقے سے بیٹھے تھے۔ پھر جانتھن ایڈورڈز کا پیغام شروع ہوا، انہوں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے سچائی اور پاکیزگی کو باقاعدگی سے دہرایا اور ان کا انداز اور الفاظ بالکل صاف اور سادہ تھے تا کہ سننے والوں کو کسی قسم کا مغالطہ نہ ہو۔انہوں نے صاف، واضح اور باترتیب انداز میں ماہر استاد کی طرح اچھے نتائج کا بھروسہ رکھتے ہوئے اپنا ہر قدم اور بیان واضح انداز میں پیش کیا۔انہوں نے استثناء 35:32 سے حوالہ پڑھا کہ ''اس وقت

جب ان کے پاؤں پھسلیں۔'' اور جب انہوں نے اس کی وضاحت کرنا شروع کی تو ان کے سادہ مگر ٹھوس اور مدلل انداز نے جلد ہی سننے والوں کو نتائج سے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے خدا کی راست عدالت کے ظاہر ہونے اور اس کی خوفناکی اور غیر جانبداری کو ظاہر کیا اور اس سچائی کے خطرات سے بھی آگاہ کیا تا کہ لوگوں کو جلد سمجھ آئے اور وہ ایمان لائیں۔ اور پھر جیسا توقع کیا گیا تھا ویسا ہی نتیجہ برآمد ہونے لگا۔ پیغام ختم ہونے سے پہلے ہی وہاں موجود سب لوگ اپنے اپنے گناہوں کی شرمندگی کے باعث خدا کے حضور جھک گئے انہیں عدالت کا ہولناک عذاب سمجھ میں آ گیا اور وہاں آہوں، سسکیوں اور رونے کی آوازیں ہر طرف پھیلی ہوئیں تھی، اور جانتھن نے لوگوں کو چپ کروا کے اپنا پیغام مکمل سنایا۔ اور وہاں عظیم بیداری کا آغاز ہو چکا تھا اور جو لوگ کسی کی فکر نہ کرتے تھے وہ سب فکر کرنے والے بن گئے اور زندگیاں بدلنے لگیں، وہاں سے خادمین تیار ہونے لگے اور دور دراز علاقوں میں بھی جا جا کر بیداری کا سبب بننے لگے۔''

وہ خوب رُوحانی افراد تھے

وہ با ایمان اور باعمل افراد تھے، جو کہتے وہ کرتے، ان کے الفاظ اور کردار یکساں تھے۔ ان کے ہونٹوں سے بیان ہونے والی سچائی ان کی زندگی سے عیاں تھی۔ وہ ہمیشہ مسیح کے بارے میں ہی سوچتے اور بیان کرتے نظر آتے۔ کوئی غیر سنجیدگی، چالاکی مکاری، دنیاوی طنز و مزاح یا دنیاوی رفاقت یا میل جول انکی منادی پر اثر انداز نہیں ہوا، اور نہ ہی وہ کسی کام یا بات کو خدمت کی راہ میں حائل ہونے دیتے۔ اس لئے خدا نے بھی ایسے لوگوں کو کثرت سے استعمال کیا۔ ان کے وسیلے دنیا میں بیداری آئی، زندگیاں آزاد ہوئیں، بندھن ٹوٹے، جکڑے آزاد ہوئے، لوگوں نے گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر راستبازی کی زندگی اپنائی، چوروں نے چوری کرنا چھوڑ کر دہ یکی اور شکرگزاریاں ہدیہ جات دینے شروع کر دیئے، دشمنوں نے آپس میں دوستی کر لی، جیل خانوں میں قیدی کم ہونے لگے، جیلر اور قیدی مل کر دعائیں کرنے اور روزے رکھنے لگے۔ اور خدا کا جلال کثرت سے ظاہر ہونے لگا۔ آج ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم کس مقام پر ہیں؟ ہمارے وسیلے کیسے بیداری آئے گی؟ ہم خوب رُوحانی، دعا کرنے والے، صبر کرنے والے، اِنجیل اور قانون کے لئے واضح تعلیم پر ایمان رکھنے والے، دلیر، پُرعزم اور محنتی افراد کیسے بنیں گے؟ تا کہ آج کی دنیا بھی بیداری کا عظیم تجربہ کر سکے ہمارے بچے، ہمارے خاندان اور ہماری کلیسیائیں اور ہماری قومیں عظیم بیداری کا تجربہ کر سکیں۔ آپ نے سوچنا ہے کہ آپ کیسے تیار ہوں گے؟ خداوند آپ کو برکت دے۔ آمین۔

خدا کے وعدوں کی تکمیل میں دعا شاہراہ کی طرح ہے

Prayer Makes A Highway For The Fulfillment of God's Promises

خدا کے وعدے انتہائی بڑے اور قیمتی ہیں (2-پطرس 4:1) اس بات کا واضح مطلب ہمارا فائدہ ہے کہ جب ہم دعا کریں تو ان وعدوں کی عظمت اور وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے دعا کریں، اور یہ بات بھی بالکل عیاں ہے کہ ان قیمتی اور نہایت بڑے وعدوں کی ممکنہ اور اٹل حقیقت تک پہنچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے دعا یہ وعدے ایماندار مقدسین اور کلیسیاء کے لئے ہیں جن سے خدا کی قدرت اور جلال، ابدی زندگی، اور عمدہ مستقبل کی روشنی منعکس ہوتی ہے! لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ یہ وعدے کسی بھی دعا نہ کرنے والے اور یمان سے بے بہرہ زندگی گزارنے والے کے لئے ہرگز نہیں ہیں۔ نہ ہی دعا نہ کرنے والی کلیسیاء کے لئے ہزار سالہ جلال، اور پھل کا باعث ہوسکتے ہیں۔ دعا کے وسیلے ہی خدا کے وعدے بھرپور انداز میں پھلدار حقیقت کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ دعا روحانی توانائی کا زریعہ ہے جو خدا کے وعدوں کو ان کی عظمت اور وسعت کے مطابق ہمارے لئے عملی جامہ پہناتی ہے۔ خدا کے وعدوں میں راستبازی اور دینداری کی زندگی بسر کرنے کے لئے سب کچھ میسر ہے جو ہماری جانوں اور بدنوں کو اس دور یا ابدیت کے لئے درکار ہے یہ وعدے ہمارے حال کو بابرکت بنا کر ہمارے ابدی اور لامحدود مستقبل میں بھی ان کے فوائد پہنچاتے ہیں۔ دعا ان وعدوں کو ہمارے لئے سنبھال کر رکھتی اور ہمیں ان کے وسیلے پھل دار بناتی ہے۔ خدا کے وعدے ان سونے کے پھلوں کی مانند ہیں جن کو صرف دعائیہ ہاتھ ہی توڑ سکتے ہیں۔ اور یہ ایسے بیج ہیں جن کو زوال نہیں اور انہیں صرف دعا کے وسیلے بویا جاسکتا اور ان کی دیکھ بھال کی جاسکتی ہے۔

دعا اور وعدے ایک دوسرے پر منحصر ہیں

دعا کو متحرک کرنے یا تحریک دینے والا وعدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ دعا میں قوت اور شدت بھی پیدا کرتا ہے، مگر دعا وعدے کی تکمیل تک اس کے ساتھ ساتھ منسلک رہتی ہے۔ وعدہ مسلسل تیز اور بابرکت بارش کی مانند ہے مگر دعا اس پائپ کی مانند ہے جو وعدے کی بارش کی راہنمائی کرتی، محفوظ رکھتی اور اسے ہم تک پہنچاتی ہے۔ دعا آسمانی وعدوں کو زمین پر پوری قوت اور وسعت کے ساتھ پورا ہونے کے لئے ہماری رہنمائی کرتی ہمیں تروتازہ کرتی اور وعدے کے بیج کو ہمارے دل کی زرخیز زمین میں پھلدار ہونے کے لئے بو دیتی ہے۔ دعا اس وعدے کو تھام لیتی اور حائل تمام مزاحمتوں کو دور کر کے وعدے کی عظیم اور جلالی وسعت کو ظاہر کرنے کے لئے

ایک شاہراہ بنادیتی ہے۔خدا کے وعدے نہایت بڑے اور قیمتی ہیں اس لئے وہ بالکل واضح، جامع اور انفرادی بھی ہوتے ہیں۔جیسے خدا نے ابراہم سے بالکل سیدھا اور واضح وعدہ کیا،''اور خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے دوبارہ ابرہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتاہے چونکہ تونے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لئے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کردوں گا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی، اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تونے میری بات مانی۔'' (پیدایش22:15-18) لیکن ربقہ جس کے وسیلہ وعدہ آگے بڑھتا وہ بانجھ تھی اس کا بانجھ رحم خدا کے وعدے کی تکمیل میں رکاوٹ بن رہا تھا لیکن اس وعدے کی وسعت کو پوراہونا تھا اس لئے اضحاق کو دعا کرنے کی تحریک ملی اوراس نے خداوند سے دعا کی تو وعدے کی تکمیل کے لئے راستہ بن گیا اور خداوند خدا نے اس کی دعا سن کران کو اولاد سے نوازا۔لیکن ایک خاص بات دیکھیئے کہ اضحاق دعا گو بن گیا جب اسے سمجھ آئی کہ وعدہ جو ابرہام سے ہوا ہے وہ اس کے اوراس کی بیوی ربقہ کے وسیلہ آگے بڑھے گا۔اس لئے لکھا ہے، ''اور اضحاق نے اپنی بیوی کے لئے خداوند سے دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی اور خداوند نے اس کی دعا قبول کی اور اس کی بیوی ربقہ حاملہ ہوئی۔'' (پیدایش21:25) پھر خدا نے یعقوب سے بھی یقینی وعدہ کیا اور فرمایا،''تو اپنے باپ دادا کے ملک کو اور اپنے رشتہ داروں کے پاس لوٹ جا اور میں تیرے ساتھ رہوں گا۔'' (پیدایش31:3) تب یعقوب فوری طور پر خدا کی بات مان کر وعدے کو آگے بڑھانے کے لئے چل پڑتا ہے مگر اسے اندازہ تھا کہ اس کا بھائی عیسو جذبہ انتقام سے اس کا سامنا کرے گا کیونکہ لمبا عرصہ بغیر کوئی رابطہ رکھے یا معافی مانگے گزر گیا تھا۔اس لئے یعقوب خدا کی حضوری میں رات کو جھک گیا اور خاموشی اور سکون سے دعا کرتا رہا مگر رات کی گہری تاریکی اور اکیلا پن اس پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہا تھا اس لئے وہ دعائیہ سورما بن کر رات بھر دعائیہ جنگ میں مصروف رہا تاکہ اس وعدہ کو آگے بڑھا سکے جو خدا نے اس کے باپ دادا سے اور اب اس سے کیا تھا۔

خدا کا وعدہ داؤ پر لگا تھا

اس معاملے کو خدا دیکھ رہا تھا کیونکہ اس کا وعدہ داؤ پر لگا ہوا تھا۔ کیونکہ اس معاملے میں عیسو کا غصہ کردار اور رویہ سب کچھ شامل تھا۔ یہ چونکا دینے والا معاملہ تھا اور یعقوب نے اس معاملے کی اہمیت اور شدت کو سمجھا اور اپنی درخواست کو خدا کے حضور بڑی جانفشانی اور محنت سے روحانی کشتی دعا کی صورت میں رکھا۔ اس نے وعدے کی انتہائی اہمیت کو سمجھ کر رات بھر خدا کی حضوری میں دعا کی۔ آخر کار فتح حاصل ہوئی کیونکہ سب سے پہلے یعقوب نے نجات پائی کیونکہ اس کی فطرت بدل دی گئی اور وہ ایک نیا شخص بن گیا کیونکہ خدا نے اس کا نام تبدیل کر کے اس کی شخصیت تبدیل کر دی اور اسے برکت سے نوازا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ معاملہ صرف یہاں تک رکا نہیں رہا کیونکہ عیسو کی شخصیت بھی بالکل بدل گئی تھی وہ جو نفرت اور انتقام سے بھرا ہوا اپنے بھائی کو برباد کرنے آیا تھا وہ حیران کن اور دلچسپ طور پر تبدیل ہو چکا تھا اور اب اپنے بھائی کے لئے اس کا رویہ مکمل طور پر مختلف ہو گیا تھا۔ اور جب دونوں بھائی ملے تو خوف اور نفرت کی جگہ محبت نے لے لی، اور وہ حقیقی برادرانہ الفت کا اظہار آپس میں کرنے لگے۔ خداوند کا وعدہ پورا ہوا تھا مگر اس کے لئے یعقوب کو اپنی زندگی دعائیہ کرنی پڑی تھی اور اسے رات بھر خدا کی حضوری میں جھکنا پڑا جو اس کے لئے خوش بختی کا سبب بن گئی۔ اس لئے خدا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ دعا میں خدا کی حضوری میں جھکنا قسمت بدلنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یوں یعقوب نے ساری رات دعا میں کشتی کر کے اس وعدہ کو یقینی اور پھلدار بنالیا تھا جو خدا نے ابرہام اضحاق اور پھر اس سے کیا تھا۔ دعا نے کیسا شاندار کام کیا تھا اس لئے اس قسم کی دعائیں آج بھی ویسے ہی نتائج پیدا کریں گی۔ خدا کے وعدے اور یعقوب کی دعا نے کیسا عمدہ اور محبت بھرا نتیجہ پیدا کیا کہ ہم آج بھی اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

زبردست نتائج کے لئے زبردست دعائیں ضروری ہیں

ہماری دعائیں اکثر بہت چھوٹی اور کمزور ہوتی ہیں لیکن ہم ان کو بھی بہت جامع، واضح اور بامقصد سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بہت مختصر اور بے مقصد ہوتی ہیں جو خدا کے وعدوں کو حاصل کرنے یا مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہوتی ہیں۔ شاندار مقاصد حاصل کرنے کے لئے شاندار دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور زبردست نتائج کے لئے زبردست دعائیں درکار ہیں۔ معجزانہ وعدوں کے حصول کے لئے معجزانہ طرز کی دعاؤں کی ضرورت ہے، کیسے، عظیم، عمدہ اور اعلیٰ قسم کے وعدے خدا نے اپنے لوگوں سے کیے ہیں! کیونکہ خدا کے مقصد ابدی ہیں! اور ہم اپنے روزمرہ کے حالات میں اتنے کمزور اور پسماندہ

کیوں ہیں جب کہ خدا کے وعدے ''نہایت بڑے اور قیمتی'' ہیں؟ تو بھی خدا کے ابدی مقاصد اتنی آہستگی سے کیوں پورے ہوتے ہیں؟ ان کو اتنی اہمیت کیوں نہیں دی جاتی؟ ہماری ناکامی کی بڑی وجہ خدا کے وعدے پر ہمارے ایمان کا نہ ہونا یا ان کو اپنے لئے مناسب نہ سمجھنا ہے۔ اس کا واحد حل ایمان رکھ کر دعا کرنا ہے۔ ''تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔۔۔تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اس لئے کہ بری نیت سے مانگتے ہو۔'' (یعقوب 4:2-3) دعا کا تمام دارومدار خدا کے وعدے اور مقصد پر ہوتا ہے۔ دعا کا مطلب خدا کی مکمل وفاداری ہے۔ دعا میں خدا کی مرضی کے خلاف کوئی ذرہ برابر بات نہیں ہوتی۔ یہ ممکن ہے کہ اس گھڑی کی ناقابل برداشت تکلیف ومشکل کے باعث یہ الفاظ ہونٹوں سے ادا ہوں کہ ''ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے'' مگر اس بات پر بھی غالب آجاتی ہے وہ محبت بھری سپردگی جو جلدی سے یہ پکار اٹھتی ہے کہ ''مگر میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔''

یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ دعا ہمیشہ اپنی اصل حالت اور بنیادی گہرائی کے ساتھ خدا کی مرضی کے مطابق اور کلام میں موجود وعدے پر مبنی ہوتی ہے اور یہ پاک رُوح کی ہدایت اور راہنمائی میں کلامِ خدا کو ہمیشہ یقینی بنیاد بناتی ہے۔ کیونکہ کلام خدا سے بڑھ کر دعا کے لئے اور کوئی یقینی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

جس طرح ہم کلام خدا پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح دعا بھی کرتے ہیں۔ خدا نے جو وعدے مسیح یسوع میں ظاہر کیے ہیں دعا براہِ راست ان پر ہی منحصر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی اور کوئی بنیاد نہیں۔ باقی سب کچھ تو بے ثبات، بے فائدہ اور بے بنیاد ہے۔ چاہے وہ ہمارے جذبات، محسوسات، ہمارے معیار، یا کام کچھ بھی ہوں وہ ہمیشہ قائم نہیں رہتے مگر خدا کے کلام میں اس کے وعدے ہی ہمارے ایمان اور دعا کو ابدی بنیاد فراہم کرتے ہیں اسی طرح یہ وعدے بھی دعا پر منحصر ہوتے ہیں۔ کیونکہ دعا کے وسیلے ہی ہم ان وعدوں کی عظمت اور وسعت کو مناسب طور پر سمجھ پاتے ہیں۔ یعنی ان وعدوں کا شعوری احساس ہمیں دعا کے وسیلے ہی ہوتا ہے۔ اور صرف دعا کے وسیلے وعدے ہماری زندگی کا حصہ بنتے اور ہمارے لئے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ کیونکہ دعا ہی ان وعدوں کو ایمان کے بازوؤں میں سمیٹ لیتی ہے۔ دعا ہی ان وعدوں کو ہماری موجودہ اور مستقبل کی زندگی میں عملی طور پر پورا کرتی ہے۔ دعا ہی ان وعدوں کو بیج کی مانند آپ کے دل کی زمین میں بوئے گی۔ وعدے بارش کی مانند ہیں مگر دعا ان کو ہمارے شخصی فائدے کے لئے مرتب کرتی، واضح کرتی اور وقوع پذیر کر کے عملی جامہ پہناتی ہے۔ دعا ایمان کے وسیلے خدا کے عظیم باغ میں پہنچتی ہے جہاں بڑے اور نہایت قیمتی وعدے لگے ہوئے ہیں اور وہاں ہمیں

اپنے دلوں اور رُوحانی ہاتھوں کا استعمال کر کے سب سے عمدہ اور بہترین پھل توڑنے ہوتے ہیں۔ خدا کے سب وعدے ہاں اور آمین کے ساتھ ہیں اور زندگی بخش بھی وہ بجلی کی مانند کوندتے اور چمکتے ہیں ان کو ہمارے لئے فائدہ مند بنانے کے لئے دعا کی مسلسل ضرورت ہے جو ان وعدوں کی عظیم قوتوں کو ہمارے لئے مسلسل فراہم کریں اور ہم خدا سے برکات بھی مسلسل حاصل کرتے رہیں۔ کیونکہ سب کا انحصار خدا وند اور اس کے کلام پر ہے۔ اب آپ نے سوچنا ہے کہ آپ مسلسل دعا کون کون سے وعدے کے لئے کریں گے؟ میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا اور آپ کیسے میرے لئے دعا کرتے رہیں گے؟ خداوند آپ کو بہت برکت دے۔

ہمیں مسیح کی مانند چلنا چاہیے (۱۔یوحنا **6:2**) ہمیں اپنے دشمنوں سے پیار کرنا ہے۔ (متی **44:5**) ہمیں مسیح کی مانند دوسروں کو معاف کرنا ہے کیونکہ اس نے تو اپنے صلیب چڑھانے والوں کو بھی معاف کر دیا (لوقا **23 : 34**؛ کُلسیوں **13:3**) ہمیں دوسروں کے ساتھ انتہائی شفیق ہونا ہے جو ہم سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرنی ہے جو ہمارا استعمال کرتے ہیں اور خیال نہیں رکھتے (متی **44:5**) ہمیں فتح سے بڑھ کر غلبہ پانا ہے (رومیوں **37:8**) ہمیں ہر حال میں شکرگزاری کرنی ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہر چیز چاہے وہ ہماری امیدوں پر پانی بھی پھیر دے تو بھی سب کچھ مل کر ہمارے لئے بھلائی پیدا کر رہا ہے (رومیوں **28:8**؛ افسیوں **20:5**)

کلام خدا اور بچّے

Children And Scripture

”مجھے تیرا وہ بے ریا ایمان یاد دلایا گیا ہے جو پہلے تیری نانی لُوئس اور تیری ماں یُونیکے رکھتی تھیں اور مجھے یقین ہے کہ تو بھی رکھتا ہے۔“ (۲۔تیمتھیس 5:1)

”مگر تو ان باتوں پر جو تونے سیکھی تھیں اور جن کا یقین تجھے دلایا گیا تھا یہ جان کر قائم رہ کر تونے انہیں کن لوگوں سے سیکھا تھا۔ اور تو بچپن سے ان پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں۔“ (2۔تیمتھیس 3:14-15)

خدا نے ایماندار والدین کو یہ بہت بڑا اعزاز بخشا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو کلام پاک سکھا سکیں ماں باپ کا غیر متزلزل ایمان بچوں کے لئے گواہی کی صورت اختیار کر جاتا ہے جس کو خدا ان کے دلوں میں ایمان پیدا کرنے کے لئے استعمال بھی کرتا ہے۔ کیونکہ والدین کی زندگی کا ایمان سے پر ہونا بچوں کو مقناطیسی کشش کی طرح مسیح کی طرف راغب کرتا ہے جس میں پاک رُوح کی زندگی موجود ہوتی ہے اور والدین کے الفاظ بچوں کے لئے برکت کا باعث

بنتے ہیں۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے بچوں کو یہ چند باتیں سکھائیے۔

وہ کلامِ خدا پر ایمان رکھیں

اپنے بچوں کو کلامِ خدا پر ایمان رکھنا سکھائیے خدا شروع سے ہی اپنے لوگوں کو ایمان رکھنے کی تربیت دینا سب سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ خدا کو ایمان سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں۔ ایمان کے بغیر خدا کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتا۔ ایمان کا مطلب ہے خدا پر مکمل بھروسہ کرنا، جو کچھ دے اسے لے لینا، جو کہے اسے سننا، جو کام کرے اسے قبول کرنا یعنی خدا کو اور اس کی ہر بات کو ماننا ایمان ہے۔ ایمان لفظ ماننے سے نکلا ہے۔ اس لئے بچوں میں کلامِ خدا کو ماننے اور اس پر مکمل بھروسا کرنے کی عادت پیدا کرنے سے بڑھ کر کوئی اور چیز زیادہ اہم نہیں۔ اپنے بچوں کو خدا کی محبت، اس کے بیٹے کی قربانی اور اس کے وسیلے ابدی زندگی اور پاک روح بطور مددگار اور استاد کے بارے میں ویسے ہی سکھائیے جیسا کلامِ خدا میں ان سچائیوں کے بارے میں درج ہے تا کہ وہ ان سچائیوں کو بعین ویسے ہی جان اور سمجھ سکیں۔ اپنے بچوں کو خدا کے ہر وعدے، کلام کی ہر سچائی ایمان کی ترقی کے لئے ہر روز سکھائیے تا کہ بچپن سے ہی وہ ایمان میں مضبوط ہوں اور خوب کامیاب ہوں۔ عزیز والدین! ہمیشہ یاد رکھیے کہ بچے فطری طور پر بھروسہ کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے بچپن سے ہی ان کا بھروسہ کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے بچپن سے ہی ان کا بھروسہ لازوال لاتبدیل اور لامحدود کلام خدا پر رکھیے جو ان کو کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا۔ بچے بھروسہ کرنا چاہتے ہیں اور کلامِ خدا بھروسہ کروانا چاہتا ہے۔ اس لئے اپنے پختہ ایمان کے وسیلے ضرورت پوری کرنے والے اور ضرورت مند کو آپس میں ملا دیجئے۔ اور پھر دیکھئے خدا کا جلال کیسے عمدگی سے ظاہر ہوتا ہے۔

وہ کلامِ خدا کو سمجھیں

اپنے بچوں کو کلامِ خدا کو سمجھنا سکھائیے۔ کیونکہ جو کچھ سمجھیں گے اسی پر وہ ایمان بھی رکھیں گے۔ تیمتھیس کو بچپن سے وہ مقدس صحائف سکھائے گئے تھے جو اس کو نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے تھے۔ (2۔ تیمتھیس 3:14-15) خدا کا فضل ہماری نجات کا سبب ہے تو اس کے بارے میں سکھایا جانا بھی ضروری ہے، تا کہ وہ بھی دل و جان سے خدا سے محبت رکھ سکیں۔ والدین کو ایسے طریقے تلاش کرنے ہیں جن کے ذریعے وہ خدا کی بخشی گئی نجات کو واضح اور آسان کر کے بچوں کو سکھا سکیں۔ یہ بہت سا کام چرچ یا سنڈے اسکول کا نہیں بلکہ والدین کا ہے کہ بچوں کو نجات کے بارے میں طرح طرح سے سکھا سکیں۔ آپ کی بلا ناغہ کی خاندانی عبادت بچوں کی بہترین تربیت گاہ ہونی چاہیے۔ بچوں کو بائبل مقدس کی سچائیوں

اور تاریخ کے ساتھ خدا کے منہ کی باتیں بھی زبانی یاد کروائیں۔صرف ایک بار سننا کافی نہیں ہوگا بلکہ دن میں مختلف وقتوں میں بچوں سے یاد کروائی آیات سنتے رہیں۔ تاکہ وہ ان کو کبھی نہ بھول سکیں۔ساتھ ہی بچوں کو خود بائبل مقدس سیکھنے پر لگائیں تاکہ وہ اس میں تسلی پاسکیں، اور انکو اپنے پختہ ایمان کے ذریعے پاک صحائف کی تعلیم دیتے رہیے تاکہ وہ بھی لامحدود برکات حاصل کرسکیں۔

وہ کلامِ خدا سے محبت رکھیں

اپنے بچوں کو کلامِ خدا سے محبت کرنا سکھایئے۔ایمان رکھنے اور سمجھنے کی نسبت کلام سے محبت رکھنا ہی زیادہ مشکل کام ہے۔اس کے لئے ایمان، اور صحائف کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہماری زندگی کا بہترین نمونہ جس میں ہم بائبل مقدس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہیں۔کلامَ خدا سے ماں باپ کی محبت بچوں کے لئے انتہائی متاثر کن ہوجاتی ہے۔

وہ کلامِ خدا کی فرمانبرداری کریں

پھر اپنے بچوں کو کلامِ خدا کی فرمانبرداری کرنا سکھائیں۔ کیونکہ خدا تمام ایمان، علم، سمجھ وحکمت اور فرمانبرداری کو پیروی کرنے سے منسلک کرتا ہے۔سچائی اور راستبازی کا امتحان فرمانبرداری ہی تو ہے۔بچوں کو سکھائیں کہ خدا کے منہ کی باتوں کو ہر عمل کا معیار اور پیمانہ بنائیں۔مسیحیت میں خدا کے حکموں پر عمل کرنا ہی حقیقی خوشی ہے۔تعلیم کے سارے پیمانے اسی بنیاد پر ہونے چاہیں۔ بائبل مقدس کوئی ایسا قانونی (شرعی) نظام نہیں جو ہم سے مشکل کام کرواتا اور ہمیں ہماری پسندیدہ باتوں سے دور کرتا ہے۔ بلکہ یہ بالکل الگ پہلو سے ہم سے رویہ ظاہر کرتا اور ہمیں بھی بچوں کے ساتھ اسی مختلف طریقے کو اپنانا چاہیے۔ بادشاہی اور وعدہ کے فرزند ہوتے ہوئے ہمیں انتہائی خوشی سے بائبل مقدس کے احکامات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ باپ نے اپنے بیٹے کے وسیلے ہمیں نجات بخش دی۔اس لئے ہمیں اس کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ مل کر یہ کہنا چاہیے، ''اے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے۔'' (زبور 8:80)

اب اسی وعدے کو وہ ہم میں اور ہماری اولاد میں پورا کرنا چاہتا ہے۔جب ہم مسیح یسوع کے وسیلے خاکی اولاد بن کر بابرکت زندگی کی آزادی اور راستبازی میں داخل ہوجاتے ہیں تو ہمارے بچے ہم سے سیکھیں گے کہ خدا کے کلام کو پڑھ کر ہم کبھی بھی اس فرمانبرداری سے پیچھے نہیں ہٹے۔اس لئے بچوں کو سکھاتے ہوئے ہمارا ایک ہی مقصد ہونا چاہیے کہ ہم خوشی سے کلامِ خدا کو پڑھیں اور اس پر باقاعدگی سے عمل بھی کرتے ہوں تاکہ بچے ہمیں دیکھ کر کلام کی پیروی کرنے لگیں اور ہمیشہ اس پر بھروسا بھی کریں اس کا آسان طریقہ روز بچوں کے ساتھ مل کر کلام پڑھیں اور انہیں بتائیں کہ یہ ہم اس لئے پڑھتے اور یاد

کرتے ہیں تا کہ ہم خدا کی مرضی کو جان سکیں اور اسے پورا کر سکیں۔ اب آپ اپنے بچوں کے ساتھ کیسے بلا ناغہ کلامِ خدا پڑھیں گے اور سیکھیں گے تا کہ اس پر عمل بھی کر سکیں۔

مطلب کو سمجھ کر کلامِ خدا کو پڑھنا

ہم جس توجہ اور احتیاط سے کھانا تیار کرتے اور ہر بچے کی ضرورت کی مطابق اسے کھانا دیتے ہیں اگر اسی طرح خدا کے کلام کو بھی بچوں کے لئے اس طریقے سے سکھائیں کہ وہ اس سے بھی خوب خوشی اور شادمانی محسوس کریں۔ اس کے لئے والدین روزانہ گھر میں عبادت کو اس انداز سے ترتیب دیں کہ ہر کوئی خدا کے کلام کے سیکھنے میں انتہائی خوشی محسوس کرے، اور بچے بھی پاک حضوری میں خداوند کے حضور پیش کیے جائیں اور آسمانی باپ سے برکات پانے والے ہوں اور انہیں خاندان کے ساتھ کلام پڑھنا سکھائیں اور خدا کی حضوری میں بیٹھنا اور پاک رُوح پر بھروسا کرنا اور خداوند کے طلبگار رہنا سکھائیں۔ جلد بازی سے بھی گریز کیجئے۔ جب بھی خدا کا کلام پڑھنے بیٹھیں تو ایسے بیٹھیں تا کہ خدا کی محبت، اور بلاوے کو اس کے کلام کے وسیلہ سمجھ سکیں اور اپنی زندگی میں اپنا کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی کلامِ خدا پر توجہ لگائیں اور خدا کی برکات حاصل کرنے کے لئے اپنے بلاوے کو پہچان سکیں۔

پاک رُوح کے کام کو پہچانیں

عزیزو، خدا کا کلام آپ کے بچوں کے لئے آسمانی باپ کی طرف سے میراث ہے۔ اور آپ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ آپ ان بچوں کو اس میراث کے خزانوں اور خدا کی محبت اور حکمت سے واقف کروائیں۔ اس لئے اس بات کو اپنی زندگی کا عظیم مقصد بنا لیجئے کہ آپ نے بڑی حکمت اور دانائی سے بچوں کو خدا کی میراث میں شامل کرنا ہے، تو سوچئے کہ آپ کو کتنی زیادہ دعا کی ضرورت ہے؟ کیونکہ خدا کے وعدے کلام کو دل میں قائم رکھنے سے منسلک ہیں۔'' (یوحنا 15:7) آپ کا مضبوط اور اٹل ایمان جو خدا کے کلام پر عمل کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہو وہی آپ کے بچوں میں بھی منتقل ہوگا۔ وہ خوش اعتمادی جو خدا کے کلام سے حاصل ہوتی ہے وہ ایک قوت کی طرح آپ کے بچوں میں نظر آئے گی۔ اور اگر آپ محسوس کریں کہ آپ خدا کا کلام بچوں کو آسانی سے نہیں سکھا پا رہے یا وہ بچے کلام کو قبول نہیں کر پا رہے تو گھبرائیے مت۔ آپ خدا کو کام کرنے دیں تا کہ وہ بچوں میں کلام کا شوق و جذبہ پیدا کرے۔ اس کے لئے صرف بہ دل و جان خدا کے حضور دعا مانگنا شروع کر دیں اور پھر پاک رُوح پر بھروسہ کیجئے۔ وہ خود ہی آپ کے اٹل ایمان کو آپ کے بچوں میں بیج کی طرح بو دے گا جو بڑھ کر تناور درخت بن جائے گا۔

دعا

پیارے اور پرفضل آسمانی باپ، ہم تجھ سے منت کرتے ہیں کہ والدین ہوتے ہوئے ہمیں بڑی سمجھ دے کہ ہم اس رتبے اور برکت کو پہچانیں اور تیرا مقدس کلام اپنے بچوں کو بآسانی سکھا سکیں۔ جیسے تیمتھیس کو یہ موقع ملا ویسے ہمارے بچوں کو بھی حاصل ہو کہ بچپن ہی سے اپنے والدین کے وسیلے پاک صحائف کی تشریح سن کر مضبوط اور اٹل ایمان حاصل کریں۔ ان کی زندگی میں تیرے مبارک کلام کی گہری سمجھ اور شادمانی ہو جو تیرے کلام کی قدرت کے وسیلے روز بروز مطالعے سے بڑھتی جائے اور ہمیں فضل بخش کہ ہم ان کے دلوں میں تیری قدرت کے اس مظاہرے کو بڑی خوشی سے دیکھیں کہ ان کی زندگیاں تیرے کلام سے معمور ہوں اور وہ اس کو آسانی سے سمجھ کر اس پر با آسانی عمل بھی کرتے رہیں۔ اس لئے تجھ سے فریاد کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں میں حکمت، دانائی، ایمان، اور صبر پیدا کرنا کہ وہ روز بروز تیرے کلام کو زیادہ سے زیادہ یاد کرتے چلے جائیں۔ ہم اپنی زندگیاں بھی تیرے کلام کی قدرت کے حوالے کرتے ہیں کہ وہ ہم میں بسے اور ہماری زندگیاں تیری پاک روشنی کو منعکس کرنے والی ہوں۔ فضل کر کہ ہمارے زندگیاں اٹل ایمان، محبت، اور تیری وفاداری سے ایسی معمور ہوں کہ ہمارے بچے بچپن سے ہی یہ دیکھ کر تجھ سے محبت رکھیں اور تیری پیروی کریں۔ آسمانی باپ، ہمیں معاف فرما کہ ہم نے تجھ سے بہت تھوڑا مانگا اور بہت دیر سے مانگا۔ تو اپنی قدرت سے کثرت سے عطا فرما۔ کیا تو اب ایسا نہیں کرے گا؟

آمین

کیا آپ بھی اپنے بچوں کے لئے دعا کرنے پر تیار ہوں گے؟ سوچئے کہ کیسے تیار ہوں گے؟

ہمارے دلوں میں حقیقی **خدا** کا ڈر ہونا ضروری ہے اور ہم **خداوند** کو زندگی میں مرکزی حیثیت دیں۔ کیونکہ یہ حکمت اور دانائی اور علم کا شروع بھی ہے۔ اس کے وسیلے صبر و تحمل بھی پیدا ہوتا ہے جب **خدا** اپنا خوف ہمارے دلوں میں پیدا کرتا ہے تو پھر ہر امتحان میں کامیابی بھی دے گا۔ بیرونی یا دنیاوی مذہب سے صرف وقتی لذت کا احساس پیدا ہوگا۔ کوئی ابدی زندگی یا کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی، **مگر خدا** کو خوف ہمیشہ رہنے والی چیز ہے چاہے ہمارے اردگرد کچھ بھی نہ بچے۔ بہت سے لوگ مسیح کو قبول تو کرتے ہیں **مگر خدا** کا خوف نہیں **رکھتے** اس لئے وقتی تبدیل ہوتے ہیں اور پھر واپس پلٹ جاتے ہیں لیکن جو خوف **خدا** رکھتے ہیں وہ صرف احساسات، **جذبات** یا وقتی لمحات کے لئے تبدیل نہیں ہوتے بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے **بدل** جاتے ہیں کیونکہ وہ خاص عبادات **یا** گرم جوشی کے ماحول میں تبدیل نہیں ہوتے بلکہ خوفِ **خدا** سے تبدیل ہوتے ہیں۔ وہ **خداوند** پر توکل کرتے ہیں اور خادموں پر توکل نہیں کرتے۔ کیونکہ **خدا** کا روح ہمیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا چاہے **خدا** کا خادم کہیں بھی **چلا** جائے۔ اس لئے خوفِ **خدا** میں ہی زندگی ہے۔

خدمت کے لئے پاک رُوح کی قدرت

(The Spirit's Power For Service)

یوحنا کی اِنجیل کے ساتویں باب میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جو خداوند یسوع پر ایمان لاتا ہے اس میں سے پاک رُوح کی وجہ سے ''زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔'' (یوحنا 38:7) کنواں کھودنے کے بھی دو طریقے ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے جب میں چھوٹا بچہ تھا تو ہم نیو انگلینڈ، امریکہ میں رہتے تھے اور وہاں ایک پرانا کنواں تھا جس میں لکڑی کا پمپ لگا ہوا تھا۔ اور جب ہماری باری ہوتی تو مجھے وہ پمپ ہاتھ سے چلانا پڑتا اور یہاں تک پمپ چلانا پڑتا کہ میرا بازو تھک جاتا کیونکہ گھر کے لئے پانی درکار ہوتا اور جانوروں کو بھی پانی پلانا ہوتا۔ لیکن انہوں نے ایک اچھا طریقہ اب نکال لیا تھا۔ وہ صرف چند فٹ زمین کھود کر ہی پمپ نہیں لگاتے بلکہ وہ مٹی اور ریت اور چٹانوں سے بھی نیچے جہاں پانی کے ذخائر ہوتے وہاں تک کھدائی کرتے تو وہ ایک فوارے جیسا کنواں بن جاتا جس میں زیادہ محنت کی ضرورت باقی نہ رہتی اور پانی خود بخود ذخائر سے اوپر کی طرف آتا رہتا۔ میرے خیال میں خدا اپنے فرزندوں سے چاہتا ہے کہ وہ بھی خودکار کنویں کی مانند بنیں نہ کہ انہیں بار بار پمپ کرنا پڑے۔ میں نے بہت سے خادمین کو کلیسیاؤں میں ایسا کرتے دیکھا ہے۔ ہم بھی کئی بار ایسے ہی کرتے ہیں۔ پلپٹ پر کھڑے ہو کر باتیں کی جاتی ہیں اور باتیں ہوتی ہیں اور لوگ سن کر سن ہوئے رہتے اور جا کر سو جاتے اور سب کچھ بھول جاتے ہیں کیونکہ ان باتوں نے کچھ اثر نہیں چھوڑا۔ مسئلہ کہاں ہے؟ کیونکہ زندگی کا پانی انہیں نہیں ملا۔ لوگ پمپ چلا رہے جب کہ کنویں میں پانی موجود ہی نہیں۔ آپ خشک کنویں سے پانی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کنویں میں کچھ ڈالنا پڑے گا ورنہ آپ اس سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ میں نے ایسے پمپ بھی دیکھے ہیں جہاں پانی نکالنے سے پہلے پانی ڈالا جاتا ہے۔ ایسا بہت سے لوگوں کا بھی حال ہے۔ ان سے حاصل کرنے کے لئے ان کو کچھ دینا پڑتا ہے۔ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ ان کے پاس رُوحانی قوت نہیں۔ وہ میٹنگز میں . بولتے' ہیں مگر' کچھ کہتے نہیں'۔ وہ بہت سی باتیں کریں گے مگر وہ کچھ کہہ نہیں رہے ہوتے کیونکہ وہ اسے فرض سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ ہم اسی وقت عظیم کام کر سکتے ہیں جب خدا کا رُوح ہم میں بسا ہوا ہو کیونکہ تب ہم اس کے لئے مسح ہوتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے، ''میں پیاسی زمین پر پانی اُنڈیلوں گا۔'' (یسعیاہ 3:44) مزید بابرکت وعدہ، ''مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسوُدہ ہوں گے۔'' (متی 6:5)

بہتی ندیاں

زندگی کے پانی سے معمور لوگوں کو دیکھنا میری دلی خوشی ہے، جو پانی سے اتنے معمور ہوں کہ اسے اپنے پاس روک نہ پائیں بلکہ وہ اپنے اردگرد لوگوں کو خوشخبری کے وسیلے خدا کے فضل کے پانی سے معمور کرتے چلے جائیں۔ جب کوئی شخص بھر جاتا ہے تو وہ زندگی کے پانی کو روک نہیں سکتا بلکہ وہ خدا کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ ہم میں خدا کا رُوح بسا ہو اور وہ حقیقی طور پر توبہ کرنے اور مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ ماننے اور قبول کرنے سے ہوتا ہے۔ تب ہم دنیا پر غالب آسکتے ہیں، اپنی نفسانی خواہشات اور شیطان پر بھی غالب آتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس وہ ہے جو ہر دشمن، آزمانے والے، اور ہر قسم کے گناہ اور بدی پر ہمیں غلبہ دلاسکتا اور ہمارے پیروں سے ہر گناہ کو کچلوا سکتا ہے، تب لوگ ہمارے پاس آئیں گے اور ہم سے پوچھیں گے کہ آپ نے یہ کیسے پایا؟ مجھے بھی اسی قدرت کی ضرورت ہے۔ یہ میرے پاس نہیں مجھے اس کی ضرورت ہے۔ خدا کرے ہم پر یہ سچائی ظاہر ہو، ہر بوجھ کو اپنے دل سے اور ذہن سے اتار پھینکیں اور خدا سے کہیں کہ وہ ہمارے گناہ معاف کرے اور ہمیں اپنی قدرت سے مسح کرے۔ مگر یاد رکھیں وہ کسی خودغرض، مطلبی یا کسی بھی طرح کے لالچ کے تحت زندگی بسر کرنے والے فرد کو اس قدرت سے مسح نہیں کرے گا۔ جب تک وہ شخص اپنی زندگی سے یہ ساری انا، تکبر اور دنیاوی خواہشات نکال نہیں دیتا۔ ہمیں خدا کے جلال کے متلاشی رہنا ہے نہ کہ اپنے جلال کے اور جیسے ہی ہم اس مقام پر پہنچتے ہیں خداوند ہمیں انتہائی تیزی سے برکت دے گا اور ہمارا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر برکت دی جائے گی (لوقا 38:6) کیونکہ آسمانی برکت کا پیمانہ یہی ہے جب ہم اپنے دلوں کو کلامِ خدا سے بھر لیں گے تو پھر شیطان کے لئے وہاں جگہ نہیں رہی اور نہ ہی دنیا کے داخلے کی جگہ باقی بچی ہے۔ کیونکہ خدا ہمیں آسمانی پیمانے کے وسیلے برکت دے گا جو داب داب کر اور ہلا ہلا کر بھرا جاتا اور لبریز ہوتا ہے۔ کیا آپ کے پاس یہ معموری ہے؟ اگر نہیں تو اس کے متلاشی رہیے کیونکہ جب اس کے فضل کے تحت مانگیں گے تو پھر ضرور ملے گا کیونکہ آسمانی باپ کو یہ پسند ہے کہ ہمیں بادشاہی دے (لوقا 32:12) وہ چاہتا ہے کہ ہماری روشنی اس دنیا میں چمکے۔ وہ ہمیں اپنے کام کے لئے سرفراز کرنا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کے بیٹے کی گواہی دینے کے لئے ہمارے پاس قدرت ہو۔ کیونکہ اسی مقصد کے تحت اس نے ہمیں اس دنیا میں رکھا ہے۔ اس نے ہمیں دنیا میں دنیا فوائد حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ مسیح کا جلال ظاہر کرنے کے لئے رکھا ہے۔ آپ یہ سب پاک رُوح کی معموری کے بغیر کیسے کریں گے؟ یہی تو اہم سوال ہے، کہ آپ خدا کی قدرت کے بغیر یہ سب کیسے کریں گے؟ مسیح خداوند نے فرمایا، ”جب رُوح القدوس تم پر نازل

ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوں گے۔" (اعمال 1:8) خداوند یسوع کے آسمان پر صعود فرمانے اور جلال پانے کے ٹھیک دس دن بعد پینتیکوست کے روز پاک رُوح قدرت کے ساتھ اترا۔ شاید کچھ لوگ یہ کہیں کہ اب خدا کی وہی قدرت کیسے حاصل کریں؟ اور پاک رُوح اب دوبارہ اسی قدرت سے نازل نہیں ہوگا۔

تازہ مسح

اعمال 4:31 پڑھیئے اور آپ کو پتہ چلے گا کہ پاک روح ان سب پر دوسری بار اترا اور وہ مقام جہاں پر وہ تھے ہل گیا اور وہ سب قوت سے معمور ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب ایسے برتن ہیں جن کو ہر وقت مسیح کی قدرت کے دھارے کے نیچے رہ کر بھرتے رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم اس کی قوت سے جو خدا نے دس برس پہلے اپنے کاموں کے لئے دی تھی ہم اسی کو استعمال کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں تازہ مسح اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے، تازہ کمک درکار ہوتی ہے جب ہم دل سے اس کے طلب گار ہوں گے تب ہم ضرور پائیں گے۔ ابتدائی ایمانداروں کو اس قوت کو حاصل کرنے کی تعلیم دی گئی تھی۔ فلپس سامریہ گیا اور خبر یروشلیم تک پہنچ گئی کہ سامریہ میں بڑے بڑے کام ہوئے اور بہت سے لوگ مسیح پر ایمان لے آئے ہیں۔ تب یوحنا اور پطرس وہاں گئے اور نئے ایمانداروں پر ہاتھ رکھے تو ان کو خدمت کرنے کے لئے پاک رُوح مل گیا۔ ہم مسیحیوں کو بھی ایسے ہی خدا کی قدرت کے طلبگار رہنا ہے تا کہ اس کا رُوح ہم پر اترے، ہمیں معمور کرے تا کہ خدا ہمیں اپنی خدمت ہر طرح سے کلیسیاء کی ترقی اور اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے کثرت سے استعمال کرے۔ اعمال 19 میں ہم پڑھتے ہیں کہ اِفسس کے بارہ آدمی جو ایمان لے آئے ان سے پاک رُوح کے بارے میں جب دریافت کیا تو ان کا جواب یہ تھا، "ہم نے سنا بھی نہیں کہ رُوح القدوس نازل ہوا ہے۔" (اعمال 19:2)

میں یہ کہنے کی جسارت کروں گا کہ آج بھی بہت سے ایسے موجود ہیں جن سے آپ پوچھیں کہ کیا آپ نے ایمان لاتے وقت رُوح القدوس پایا تھا؟ تو وہ کہیں گے کہ اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ وہ بھی اِفسس کے ان بارہ آدمیوں کی مانند ہیں جو خدا کے فرزندوں کا پاک رُوح کے ساتھ تعلق کو اس دور کے مطابق نہیں جانتے۔ بہت سے مقامات پر کلیسیائیں اس قوت کے بغیر ہیں۔ شاید کلیسیائی ممبران کی تعداد بہت زیادہ ہو مگر کیا فائدہ جب قوت نہیں۔ اگر سو افراد توبہ کر کے نجات یافتہ ہوتے اور پاک رُوح سے معمور ہوتے تو پھر کلیسیاء میں بہت قوت ہوتی، یہی غلط ہو رہا ہے۔

پیاسے کو آبِ حیات مفت دیا جائے گا

کلیسیاء میں بہت سے لوگ آج خشک صحرا اور بنجر زمین کی مانند ہیں جس میں پانی نہ ہونے کے باعث زندگی نہیں ہوتی۔ وہ لوگ کسی ایسے ایماندار کے ساتھ رفاقت بھی رکھیں جو پاک رُوح سے معمور ہو۔ سرسبز اور ہرے درخت کی مانند ہو جو وقت پر پھل لاتا ہے تو بھی وہ ایسی برکت حاصل کرنے کے خواہشمند نہیں ہوتے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ ہے کہ خدا صرف اس کو آبِ حیات دیتا ہے جو پیاسا ہے، جو طلب گار ہے۔ اسی کو مسح کیا جائے گا جو اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو دل سے طلب گار ہے اسے دیا جائے گا۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس کو حاصل کرنے کے لئے طلب گار بھی ہیں؟ جب میں پہلی بار انگلینڈ گیا اور اس ملک میں کلام کی خدمت کی تو وہاں پر بہت سے خادم موجود تھے۔ مجھے انگریزی اقرار الایمان اور نظریات کے بارے میں زیادہ علم نہیں تھا اس لئے مجھے خطرہ تھا کہ میں کہیں ان کے عقائد کے خلاف کچھ نہ کہہ بیٹھوں اور خاص طور پر خدمت کے لئے پاک رُوح سے معموری کے موضوع پر بات کرنے ہوئے زیادہ فکر مند تھا۔ میں اس وقت زیادہ فکرمند ہو گیا جب ایک مسیحی خادم نے اپنا سر اپنے ہاتھ پر جُھکا لیا۔ مجھے شرمندگی ہونے لگی اور پیغام کے اِختتام پر انہوں نے اپنا ہیٹ اُٹھایا اور چلے گئے تب میں نے سوچا کہ شاید اب میں ان کو دیکھ نہیں پاؤں گا۔ دوسری میٹنگ پر بھی وہ مجھے نظر نہ آئے۔ پھر تیسری میٹنگ پر بھی وہ نہیں آئے۔ میں سوچنے لگا کہ میری تعلیم سے انہیں ٹھوکر لگی ہوگی۔ پھر کچھ دن کے بعد دوپہر میں ایک بڑی دعائیہ میٹنگ تھی اور وہاں اچانک ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا جیسے وہ خدا کی حضوری سے ابھی ابھی آیا ہو۔ میں نے غور سے اس پر نگاہ کی تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وہ وہی خادم تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس دن کلام سن رہے تھے تو انہیں لگا کہ ان کو اِنجیل کی منادی کے لئے تازہ مسح مل رہا ہو۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ اگر یہ ان کے لئے ہے تو وہ اس کو حاصل کر کے رہیں گے۔ وہ گھر گئے اور خداوند کی حضوری میں جھک گئے اور اپنی زندگی میں انہوں نے کبھی بھی ایسی شدت سے فریاد نہیں کی تھی کہ وہ اپنے دل کے پوشیدہ گناہوں سے واقف ہو جائیں اور انہوں نے بڑی شدت سے خداوند سے فریاد کی کہ ان کی زندگی کو گناہوں سے خالی کر اور پاک رُوح سے معمور کر۔ تب انہوں نے یہ کہا کہ، خداوند نے میری دعا کا جواب دیا ہے! پھر چھ ماہ کے بعد ان سے ایڈن برگ میں دوبارہ ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس دن کے بعد سے وہ ہر رات انجیل کی منادی کر رہے ہیں۔ اور چار ماہ پہلے سے ہی لوگ مجھے اپنی

کلیسیاء میں پیغام سنانے کے لئے بلاتے ہیں۔ اور انہوں نے مزید کہا کہ آپ نے جو پیغام سنایا وہ سیدھا میرے دل پر اثر کر گیا اور پھر مجھے اپنے اوپر محنت کرنے کے لئے صرف تیس دن بھی نہیں لگے اور ہمارا چرچ لوگوں سے کھچا کھچ بھر گیا ہے۔ ان کو تازہ پانی ملا اور انہوں نے اپنا برتن پورا بھر لیا اور اس برتن سے ندیاں جاری ہوگئیں۔ ہم سب کو بھی اپنے برتن بھرنے اور قوت سے معمور ہونے کی ضرورت ہے۔ وہاں پر ایک بزرگ خادم بھی تھے جن کی بات مجھے یاد ہے۔ وہ کہنے لگے کہ میں دل کا مریض ہوں اس لئے ہفتے میں صرف ایک بار ہی کلام سنا سکتا ہوں۔ اس لئے انہوں نے ایک ساتھی خادم کو بطور مددگار رکھا تھا کہ وہ ان کی جگہ پیغام سنائے اور لوگوں کے گھروں میں وزٹ کرے۔ جب انہوں نے اس مسح اور معموری کے بابت سنا تو کہنے لگے۔ میں مرنے سے پہلے ایک بار یہ مسح ضرور حاصل کرنا چاہوں گا۔ تاکہ کم ازکم ایک بار تو پوری قوت کے ساتھ انجیل کی منادی کرنے کا شرف حاصل کر سکوں۔ تب انہوں نے خدا سے فریاد کی کہ مجھے اپنے پاک روح سے معمور کردے۔ کچھ ہی عرصے بعد مجھے پھر ان سے ملنے کا اتفاق ہوا تو انہوں نے بتایا کہ، اب ہفتے میں کم ازکم آٹھ بار کلام سناتا ہوں اور لوگوں کی صلاح کاری اور شخصی گواہی و بشارت کا کام مسلسل رہتا ہے کیونکہ پاک روح سے معمور ہوا ہوں۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ خدا کیسی قدرت کے ساتھ لوگوں کی زندگی میں کام کر رہا تھا۔ خادمین سخت محنت سے کمزور نہیں ہوتے بلکہ وہ رُوح کی قدرت وقوت کے نہ ہونے سے کمزور ہوتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا اپنے ہر شاگرد کو اور ہر منسٹری (خدمت) کو اسی قوت و مسح سے معمور کرے! یہ صرف پاسبانوں کی ضرورت نہیں بلکہ گھر چلانے والے ہر مسیحی ماں باپ، سنڈے اسکول ٹیچر اور ہر کلیسیائی رکن کو بھی پاسبان کی طرح اس مسح کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں دن رات خدا سے مانگنے کی ضرورت ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہمارے دل کی سب سے بڑی خواہش اس مسح اور معموری کو پانے کی ہوگی اور خدا ہمیں معمور کرے گا۔ اور ہم کہ سکیں گے کہ خدا ہماری مدد کر رہا ہے۔ اب آپ کس طرح سے خدا سے یہ مسح اور معموری حاصل کریں گے؟ آپ کو سوچنا ہے۔

ہمیں مسیح کی مانند چلنا چاہیے (۱۔یوحنا 6:2) ہمیں اپنے دشمنوں سے پیار کرنا ہے۔ (متی 44:5) ہمیں مسیح کی مانند دوسروں کو معاف کرنا ہے کیونکہ اس نے تو اپنے صلیب چڑھانے والوں کو بھی معاف کر دیا (لوقا 34:23؛ کُلسیوں 13:3) ہمیں دوسروں کے ساتھ انتہائی شفیق ہونا ہے جو ہم سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرنی ہے جو ہمارا استعمال کرتے ہیں اور خیال نہیں رکھتے (متی 44:5) ہمیں فتح سے بڑھ کر غلبہ پانا ہے (رومیوں 37:8) ہمیں ہر حال میں شکر گزاری کرنی ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہر چیز چاہے وہ ہماری امیدوں پر پانی بھی پھیر دے تو بھی سب کچھ مل کر ہمارے لئے بھلائی پیدا کر رہا ہے (رومیوں 28:8؛ افسیوں 20:5)

پاک رُوح کی حضوری اور قدرت

(The Presence and the Power of The Spirit)

پاک رُوح کی حضوری اور قدرت کے بغیر کلیسیاء بے یارومددگار ہے۔ انسانی وسائل کبھی بھی کلیسیاء کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے نہ ہی کلیسیائی مواقع کبھی اعلیٰ بن سکتے ہیں۔اورآج سے پہلے کبھی اتنی ضرورت بھی نہیں رہی۔کلیسیاء آج بحران سے دوچار ہے اور بے یارومددگار کھڑی ہے۔خدائے پاک رُوح کو مسلسل اور جان بوجھ کر نظر انداز کرنے کے باعث کلیسیاء اپنے الٰہی اختیار اور قدرت کی نعمت اور حکمت کے راز کو گنوا چکی ہے۔کلیسیاء کے سب کاموں میں مرکزی اور ضروری حیثیت پاک رُوح کی حضوری ہے۔ باقی کچھ بھی کام نہیں آتا۔ اس کے بغیر حکمت بیوقوفی ٹھہرتی ہے اور قوت بھی کمزوری بن جاتی ہے۔ جب تک خدا ظاہر نہ کرے و دنیاوی علم کے ذریعے رُوحانی سچائیوں کو جانا نہیں جاسکتا۔خدا کے الہام کے بغیر عبادت صرف بت پرستی ہے۔ اسی طرح اس کی قدرت کے اظہار کے بغیر منادی بھی بے معنی ہے اور جب تک وہ قوت نہ بخشے ہماری دعا بھی بے کار ہوجاتی ہے۔انسانی علم اورانتظام، دولت اور جوش،مشورت اور انسانی تعلقات میں اگر پاک رُوح نہ ہوتو وہ بے کار سے بدتر ہیں۔کلیسیاء ہمیشہ انسانی صلاحیتوں کے باعث ناکام ہوتی ہے کیونکہ جب یہ سرکس کی طرح چلے گی تو وہاں بھیڑ تو ہوسکتی ہے مگر شکینہ یعنی خدا کی حضوری نہیں ہوسکتی۔اس لئے دعا ایمان کا امتحان اور طاقت کا راز ہے۔پاک رُوح ہماری دعائیہ زندگی کے مطابق کام کرتا ہے۔معجزات اس کی قدرت کا براہِ راست مظہر (اِظہار) ہیں،اورمعجزات کے بغیر کلیسیاء نہیں چل سکتی۔دنیاوی علم کے وسیلے تہذیب و ادب سکھایا جاسکتا ہے،مگر نجات رُوح کے وسیلے نئی پیدائش سے حاصل ہوتی ہے۔انسانی کوششوں کے وسیلے شاپنگ مال اور بازار بنائے جاسکتے ہیں،تفریح کا انتظام کیا جاسکتا ہے اور اربوں کھربوں روپے کمائے جاسکتے ہیں مگر زندہ خدا کا مُقدِس صرف پاک رُوح ہی بناتا ہے۔موجودہ ابتری جوآپ دنیا میں اور بالخصوص کلیسیاء میں دیکھتے ہیں اس کی بنیادی وجہ کلیسیاء کا دنیا پر بھروسہ ہے۔اس نے دنیا کے طریقہ کار اور جسمانی خواہشات کو پاک رُوح پر زیادہ ترجیح دی ہے۔اوراس بگاڑ کو اس وقت تک درست نہیں کیا جاسکتا جب تک ہم پاک رُوح کی حضوری اور قدرت کو اہمیت دیتے ہوئے اس کی طرف واپس رجوع نہیں لاتے۔ سوکھی ہڈیوں کو بے شمار بڑی فوج میں تبدیل کرنے کے لئے چاروں اطراف سے آنے والے زندگی کے دم کی ضرورت ہے اور وہ زندگی کا دم صرف دعا کے وسیلے ہی کلیسیاء پر آئے گا۔

پاک رُوح کی نعمت

پینتیکوست کا واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ پاک رُوح کی نعمت کے وسیلے انفرادی اور اِجتماعی طور پر لوگوں کا کتنا بھلا ہوا۔ تمام اِنجیل میں ہم پڑھ سکتے ہیں کہ پطرس بہت جذباتی شخص نظر آتا ہے اور بہت جگہوں پر ناکام بھی ہوتا ہے۔ وقت سے پہلے بہت پر اعتماد دکھائی دیتا تھا مگر آزمائش یا امتحان کے وقت بالکل ناکام ہو جاتا۔ لیکن پینتیکوست نے اس میں تبدیلی کو ظاہر کیا۔ اب وہ اعتماد اور دلیری سے سچائی بیان کرتا ہے اور اس سچائی میں ناقابلِ تسخیر قدرت کا مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ جو آدمی چند دن پہلے تک بہت کمزور اور بے اعتماد دکھائی دیتا تھا وہی اب اپنے قدموں پر اعتماد سے بے خوف کھڑا ہے۔ قدرتی مزاج اور قابلیت میں کوئی تبدیلی نہیں مگر وہ انسان ایک نئی توانائی سے چمک رہا ہے نئی رُوح کے وسیلے نئی طاقت کے ساتھ موثر ہے۔ وہ اسی پرانے گلیلی لب و لہجے میں بات ضرور کر رہا ہے مگر قول سارے رُوح القدوس کے ہیں۔ پَولُس اسی سچائی کو یوں بیان کرتا ہے: ''میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔۔'' (گلتیوں 20:2) ہمارے کردار میں پاکیزگی کا اظہار پاک رُوح کو دلوں میں بسانے سے ممکن ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ پاک رُوح کی ہمارے دلوں میں موجودگی کا اظہار ہمارے کردار کی ظاہری پاکیزگی سے ہوگا۔ ہماری زندگی مسیح جیسی، ہماری سوچ مسیح جیسی ہوگی۔ ہماری بات چیت مسیح جیسی ہوگی۔ میں زندہ تو ہوں مگر میں میں نہیں رہا۔ پولُس یہی کہہ رہا ہے۔ کیونکہ تمام کاموں میں رُوحانی طور پر موثر ہونا رُوح القدوس کی حضوری کے وسیلے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ، ''یہ نہیں کہ بذاتِ خود ہم لائق ہیں کہ اپنی طرف سے کچھ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت خدا کی طرف سے ہے- جس نے ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا، لفظوں کے خادم نہیں بلکہ رُوح کے کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں مگر رُوح زندہ کرتی ہے۔'' (2۔کرنتھیوں 3:5-6) یہاں واضح کر دیا گیا کہ زندگی رُوحِ پاک عطا کرتا ہے مگر دوسرے تمام طریقے زندگی بخش نہیں بلکہ موت دینے والے ہیں اس لئے وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لفظ مار ڈالتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ شاید وہ طریقہ بہت بہترین ہو، الفاظ و عقیدہ بہت اعلیٰ ہو سکتے ہیں، اور انسان بہت ہی محنتی اور قابل بھی ہو سکتے ہیں لیکن صرف خدا کا بتایا ہوا، خدا کا الہام، خدا کا طریقہ ہی زندگی بخش سکتا ہے، الفاظ و عقائد کی رسومات اور جسمانی ریاضتیں زندگی بخش نہیں ہو سکتیں جب تک وہ خدا کی بتائی ہوئی نہ ہوں۔ خدا کے رُوح سے ہی تبدیل کرنے، کامل کرنے اور زندگی بخشنے کی قدرت حاصل

ہوتی ہے۔ابتدائی کلیسیاء میں جوقوت وقدرت اور جرأت و دلیری تھی وہ انسانی صلاحیتوں کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ پاک رُوح کے وسیلے حاصل ہوا تھا۔ نئے یروشلم کو بنانے کے لئے مصر، بابل، مادی فارسی، یونان یا روم کی طاقت نے الگ الگ یا مل کر بھی نہیں بنایا بلکہ وہ زندہ خدا کے ہاتھ سے بنا ہوا ہے اور آسمان سے نیچے اترے گا۔ اس لئے روحانی لوگوں کو روحانی کام بھی پاک روح کی مدد سے کرنے ہوں گے نہ کہ انسانی طریقہ کار اور رسمی انداز پر عمل کرنے سے کچھ ہو پائے گا۔

پاک رُوح بے وجودوں کے وسیلے کام کرتا ہے

کلیسیائی تاریخ اسی اسرار سے بھری پڑی ہے، کہ ناپسندیدہ لوگوں نے ناممکن کام کیے اور عام لوگ غیر معمولی نتائج حاصل کرتے رہے۔ خدا کے عظیم کام بالکل بے وجود لوگوں نے سرانجام دیئے۔ ایک نامعلوم سے لڑکے داؤد نے مشہور اور خطرناک ترین سورماجولیت کو مار ڈالا۔ ایسے بہت سے نامعلوم داؤد بڑے اور مشہور جولیت مارتے آرہے ہیں، کمزور طاقتوروں کو ہرادیتے ہیں، عقلمندوں اور علماء کو جن باتوں کا علم نہ تھا وہ غیر تعلیم یافتہ اور انجان لوگوں کو معلوم ہوگئیں۔ خدا جو عالمِ کُل ہے یعنی علیم وخبیر ہے اس کو یہ پسند آیا کہ دنیا کی حکمت کو حماقت اور مغروروں اور طاقتوروں کو شرمندہ کرے۔ اس نے انسانوں کی ناکامی کا اعلان کیا ہے، مگر انسان اپنی خود کفالت کا مظاہرہ کرنے کے لئے سخت محنت کرتا ہے۔ اسی طرح خدا کی کلیسیاء میں منطق کا فخر، مہارت کا فخر، شخصیت کا فخر، طاقت کا فخر سب کچھ مل جل کر بابل کی رُوح قائم کرتا جارہا ہے جس کے نتائج بابل کی حکومت جیسے ہی ہوتے ہیں۔ جس کا انجام شکست، تباہی اور بے عزتی پر ختم ہوتا ہے پاک رُوح کے بغیر دنیا کو خدا کے لئے جیتا بھی نہیں جاسکتا۔ صرف وہی دنیا کو گناہ (راستبازی اور عدالت) کے بارے میں قائل کرتا ہے۔ (یوحنا 8:16) دنیا کی کوئی قوت ایسا نہیں کرسکتی اور بغیر قائلیت کے کوئی جان توبہ نہیں کرسکتی اور نہ ہی نجات پاسکتی ہے اور جب ایسا نہیں تو خدا کی بادشاہی کیسے آتی۔ مگر خدا کے رُوح کے وسیلے یہ سب ممکن ہے!

کیا ہم میں رُوح القدس کی دی ہوئی جرأت ہے؟

رُوح کا تحفہ، موثر گواہی دینے، پاکیزہ زندگی بسر کرنے اور مقدس خدمت کرنے کے لئے جرأت اور دلیری، حکمت اور دانائی کی صورت میں ملتا ہے۔ کیا ہم پینتیکوست پر معمور ہونے والی کلیسیاء کے معیار پر پورے اترتے ہیں؟

کیا ہم گناہ پر غالب آتے یا غلبہ پاتے ہیں؟

خدا کا رُوح سچائی کا رُوح ہے اور پاکیزگی کا رُوح بھی ہے۔ وہ سچائی کے وسیلے پاکیزہ کرتا ہے۔ پینتیکوست کے دن نے جسمانی خواہشات کو رُوحانی سوچ میں، فخر کو عاجزی میں، خودغرضی کو محبت میں اور بزدلی کو جرأت میں بدل ڈالا۔ اس نے دلوں کو تبدیل کردیا اور زندگیاں یکسر

مختلف ہوگئیں۔ کیونکہ رُوح مکمل فتح عطا کرتا ہے کیا ہم میں گناہ پر غالب آنے کی شادمانی ہے؟ ہم اپنے آپ کو پینتیکوست کے معیار پر پرکھ سکتے ہیں۔ کیا ہم دنیا کی محبت سے مغلوب ہیں؟ کیا ہم میں دنیا کی محبت موجود ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر یسوع کے الفاظ یاد رکھیئے جو اس نے پاک رُوح کے بارے میں فرمائے۔ کہ ''دنیا اسے حاصل نہیں کر سکتی۔'' (یوحنا 17:14)

کیونکہ دنیا رُوح القدوس سے مخالفت میں چلتی ہے۔ اگر ایماندار رُوح سے معمور ہوں تو وہ دنیا کی چند روزہ چکا چوند اور فریب دینے والے چشموں اور گناہ کی دلدلوں کو پاک رُوح کے زندگی بخش پانی پر ہرگز ترجیح نہ دیں گے۔ اور دعویٰ یہ کرنا کہ رُوح سے معمور ہیں جب کہ خود پیاس اور خالی پن سے ہانپ رہے ہوں۔ خدمت میں قوت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ ہمارے زوال کا اصل سبب بیرونی مشکلات یا اندرونی کمزوری ہے؟ بے شمار خادمین ہیں اور بے شمار طریقوں سے خدمتیں بھی کی جارہی ہیں اور وہ بڑی محنت اور جانفشانی سے خدمت بھی کر رہے ہیں لیکن نتائج کہاں حاصل ہورہے ہیں؟ کلیسیاء نے لوگوں کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں اور برائی کے قلعوں پر کیا اثرات چھوڑے ہیں؟ کتنی زندگیاں تبدیل ہورہی ہیں؟ رُوح القدوس کی نعمت جرأت و دلیری ہے اور اس کی کمی کا مطلب رُوح القدوس کی معموری کا نہ ہونا ہے۔

پاک رُوح سے معموری کی اہمیت

اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ آج کلیسیاء کو جس خاص بات کی ضرورت ہے وہ پینتیکوست کی طرح پاک رُوح سے معموری ہے۔ پاک رُوح کا بہتا دریا ہر طرح کی گندگی کو دور کرے گا، ہر گھاٹی کو بھر دے گا اور تمام ویرانی کو ہریالی سے بھر دے گا۔ خدا کا کام پاک رُوح کی معموری کے بغیر ممکن نہیں اور خدا ہر جگہ ایسے لوگوں کو تلاش کر رہا ہے جو اس سے مانگیں اور وہ ان کو پاک رُوح سے معمور کر کے اپنی خدمت لے۔ کیونکہ یہ اس کی مرضی ہے کہ ہر ایماندار رُوح سے معمور ہو، رُوح کی قدرت اس سے بہتی ہو اور وہ ہر معاملے میں رُوح القدوس کے وسیلے غالب آسکے۔ اب دیر کس بات کی ہے؟ اور رکاوٹ کیا ہے؟ انتظار کس بات کا ہے؟ یہ برکت سب کے لئے ہے۔ اور یہ ابھی میسر ہے، اس کی شرائط بالکل سادہ، عالمگیر اور لاتبدیل ہیں۔ خدا منتظر ہے کہ عام لوگوں کو اپنی خاص قدرت سے معمور کرے۔ وہ منتظر ہے کہ ڈگمگاتے ہوئے ایمان کو فتح مند کامیابیوں سے ہمکنار کرے، وہ منتظر ہے آپ کس طرح سے اس برکت کو حاصل کریں اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوں؟

ایمان کے اِقدام

اب ایمان کے وہ کون سے خاص اقدام ہیں جن کے وسیلے یہ برکات میسر ہیں؟

پہلا قدم: توبہ کرنا، پطرس نے ان سے کہا کہ '' تـــوبـــہ

کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم رُوح القدوس انعام میں پائو گے۔" (اعمال 38:2) ایمانداروں کو اپنی غلطیوں کا اقرار کرنا ضرور ہے۔ کیونکہ جب پینتیکوست کی سی برکت کے لئے دعا کی جاتی ہے تو جواب کا آغاز توبہ کرنے سے ہوتا ہے کیونکہ گناہ کے بارے میں احساسِ شرمندگی یعنی قائلیت پیدا ہوگی۔ جو چیزیں ابھی مسیح کی تابعداری میں نہیں دیں ان کو اس کے تابع کرنا ہوگا۔ جو چیزیں روشنی کی راہ میں حائل ہیں ان کو ہٹانا ہوگا۔ جو چیزیں اپنی ذاتی اور خودغرضانہ خواہشات کے تحت کام کر رہی ہیں ان کو مسیح کے اعلیٰ اختیار کے حوالے کرنا ہوگا۔ تاکہ اس کا جلال ظاہر ہو، وہی حکمران ٹھہرے، وہی فاتح ہو، اسی کو عزت اور جلال ملے ورنہ پینتیکوست جیسی برکت نہیں ملتی۔

دوسرا قدم: مانگنا، "پس جب تم بڑے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدوس کیوں نہ دے گا؟" (لوقا 13:11)

خاص تحفے کے لئے مانگنا پڑتا ہے۔ کچھ برس پہلے میں ایک کسان سے دعا کے حوالے سے بات کر رہا تھا تو اس نے کہا کہ "اس نے بہت سے خادمین کو لوگوں پر یہ زور دیتے سنا ہے کہ وہ دعا کیا کریں اور دعائیہ میٹنگز میں آئیں۔ مگر بہت سے لوگ بغیر کسی خواہش یا مقصد کے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ دعا اور مقصد کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا۔" کیونکہ دعا میں آپ اپنی خواہش یا مقصد ہی تو خدا کے حضور رکھتے ہیں۔ یعقوب یہ کہتا ہے، "تم کو ملتا نہیں۔۔۔ اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔" (یعقوب 4:2) اور آج ہزاروں ایماندار ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے کبھی برکت مانگی ہی نہیں خدا ہمیں دینے کا منتظر ہے مگر وہ ہمارے شعور کو بھی دیکھتا رہتا ہے کہ آیا ہم اس بات کو سوچ سمجھ کر اس سے درخواست بھی کر رہے ہیں یا نہیں اس لئے وہ ہمارا انتظار کرتا رہتا ہے، "میں خداوند نے فرمایا ہے اور میں ہی کر دکھائوں گا۔۔۔ کہ بنی اسرائیل مجھ سے یہ درخواست بھی کر سکیں گے اور میں ان کے لئے ایسا کروں گا۔۔" (حزقی ایل 37-36:36) اس لئے ہم اپنی درخواستیں خدا کے حضور سوچ سمجھ کر رکھیں اور بلا سوچے سمجھے کچھ نہ کہیں، کیونکہ غلط مقاصد آپ کے ایمان کو آگے بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے، "تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خدایِ واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے کیونکہ ایمان لاسکتے ہو؟" (یوحنا 44:5)

یعقوب نے دعا کی ناکامی کا سبب بھی اسی بات کو کہا ہے۔ ''تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اس لئے کہ بری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو۔'' (یعقوب 4:3) ہوسکتا ہے تمام سہولیات بالکل ضروری اور جائز ہوں مگر خدا اپنے بیٹے کا جلال کبھی کسی اور کو نہیں دیتا۔ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیئے کہ پاک رُوح کا مقصدِ کُلی خدا کے بیٹے کو جلال دینا ہے۔ اس لئے اگر مسیحی خدمت میں کامیابی حاصل کرنا محض مقصد ہے تو خدا کبھی یہ قدرت نہیں دے گا۔ اس لئے مسیح کو ہر بات کا مرکز بنانا ہوگا۔

تیسرا قدم: قبول کرنا، جب تقدیس کا عمل مکمل ہو جاتا ہے تو ایمان کا اگلا قدم بہت سادہ ہے کہ، ''رُوح القدوس پائو۔'' خداوند یسوع نے فرمایا، ''اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔'' (مرقس 24:11) آپ خدا کی اس بات کا یعنی اس کلام کا کس حد تک یقین کرتے ہیں؟

چوتھا قدم: تابعداری کی زندگی: خداوند یسوع نے ایمان کو ہمیشہ فرمانبرداری سے منسلک کیا ہے، اور رسولوں کے اعمال میں فرمانبرداری کو پاک رُوح حاصل کرنے اور اس کی قدرت کے تحت چلنے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ''اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں اور رُوح القدوس بھی جسے خدا نے انہیں بخشا ہے جو اس کا حکم مانتے ہیں۔'' (اعمال 32:5) فرمانداری ہی رُوح سے معمور رہنے کا وہ کلیہ ہے جو نجات حاصل کرنے کے بعد سب سے ضروری ہے اس معموری میں اضافہ بھی ہوسکتا ہے اور کمی بھی ممکن ہے۔ اِضافہ صرف فرمانبرداری سے ہوگا اور کمی نافرمانی سے ہوتی ہے۔ رُوح سے معمور شخص رُوح کی فرمانبرداری بھی کرے ہم سب رُوح کے خادم ہیں جس کے وسیلے زندگی حاصل ہوتی ہے اور بہتی رہتی ہے۔ جن کو خدا کے رُوح نے استعمال کیا وہی خدا کے عظیم کام سرانجام دیتے رہے ہیں۔ پھر دوبارہ سے وہی بات کہوں گا جو پہلے کہی کہ خدا کا یہ خاص تحفہ میرے اور آپ جیسے عام لوگوں کے لئے ہے۔ ہم سب بھی ویسے ہی رُوح القدوس سے معمور ہوسکتے ہیں جیسے پینتیکوست کے روز ایک سو بیس کی جماعت معمور ہوئی تھی۔ شرائط سب کے لئے یکساں ہیں: توبہ، مانگنا، قبول کرنا اور فرمانبرداری۔ آپ نے سوچنا ہے کہ کیسے ان شرائط کو پورا کریں اور معمور ہو جائیں۔

خداوند آپ کو برکت دے۔ آمین

نئے عہدنامہ کا مطالعہ کرنے کے بعد کوئی بھی مسیحی ویسے زندگی نہیں گزار سکتا جیسا کہ ہم عادی ہیں بلکہ وہ ہمیشہ خداوند کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ ہم خداوند اور رسولوں کی طرف سے وضع کردہ مسیحی زندگی کے اصولوں کا خلاصہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ ہمارے لئے آسانی ہو جائے۔

کلام تلوار کی مانند ہے

(The Word A Sword)

”کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گُودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے۔ اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچنا ہے۔“ (عبرانیوں 12:4)

کلامِ خدا کو اس حوالہ میں ”زندہ“ لکھا گیا ہے۔ اس لئے کتابِ مقدس بھی اپنے اندر زندگی رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا بھید ہے جس کو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو خدا کے رُوح کے وسیلے سے زندہ کئے گئے ہیں۔ بائبل مقدس کے علاوہ دنیا کی کوئی اور تحریر ایسی نہیں جو اپنے اندر آسمانی زندگی رکھتی ہو اور اس کے وسیلے معجزات ہوتے اور اپنے پڑھنے والے کو زندگی بخش سکتی ہو۔ یہ زندہ اور غیر فانی بیج ہے۔ یہ متحرک ہے، زندہ ہے، اور زندہ لوگوں سے ہمکلام ہوتا اور ان کو بھی متحرک رکھتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس کا مطلب جاننے کی کوشش کی؟ کہ کتاب مقدس نے میرے ساتھ کشتی کی۔ کتاب مقدس نے مجھے تسلی دی۔ کتاب مقدس نے مجھے مارا۔ کتاب مقدس نے مجھے جھڑکا۔ کتاب مقدس نے میرا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔ کتابِ مقدس نے مجھے گلے سے لگایا۔ کتاب مقدس نے میرے دل کو شادمانی عطا کی۔ کتاب مقدس نے میرے ساتھ آنسو بہائے اور پھر میرے ساتھ گیت خوشی کے گائے۔ اس نے میرے ساتھ سرگوشی میں بات کی اور اس نے مجھے کلام سنایا۔ اس نے میری راہوں کا تعین کیا اور میرے جانے اور آنے میں میری حفاظت کی۔ یہ میرے ساتھ صبح و شام کے کلام سنانے والے کی مانند ہے۔ یہ میرے ساتھ نوجوانی کے دوست کی مانند ہے۔ یہ زندہ کتاب ہے۔۔ مکمل طور پر زندہ کتاب ہے۔ اپنے پہلے باب کے پہلے لفظ سے آخری باب کے آخری لفظ تک زندگی سے بھرپور ہے۔ جو اس کو خدا کے فرزندوں کے لئے ہر تحریر سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہی زندگی بخش ہے۔ خدا کا کلام ہمیشہ نیا، تازہ اور قوت سے بھرا ہوا ہے، ”۔۔۔ گھاس تو سوکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے، لیکن خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔ یہ وہی خوشخبری کا کلام ہے جو تمہیں سنایا گیا تھا۔“ (ا۔پطرس 1:24-25)

یہ کلامِ محبت ہے جو اپنے پڑھنے اور سننے والوں سب کے لئے انتہائی موثر ہے۔ کہ جو اس کو غور سے پڑھنا شروع کرتا ہے وہ اچھی طرح جان جاتا ہے کہ وہ کیسے گناہوں میں پھنسا ہوا ہے اس لئے وہ خدا کی محبت سے مغلوب ہوتا، تائب ہوتا اور اس کلام سے زندگی حاصل کرتا ہے۔ آپ کو صحائف میں زندگی پیدا نہیں کرتی بلکہ آپ صحائف سے زندگی حاصل کرتے ہیں۔ اکثر تو صرف

ایک آیتِ مقدسہ ہی ہماری زندگی تبدیل کرنے کے لئے کافی ہے۔ جیسے خداوند یسوع نے لعزر کوایک جملے سے پکار کر ہی زندہ کردیا تھا۔ جب ہماری زندگی مایوسی میں غرق ہونے والی ہوتی ہےاور ہم بالکل شکستہ ہوتے ہیں تو صرف ایک لفظ بھی استعمال کرکے پاک رُوح ہمیں دوبارہ بیدار کر دیتا اور زندہ کر دیتا ہے۔ چاہے ہم جس صورتحال سے بھی دوچار ہوں خدا کا کلام زندہ ہے وہ ہمیں زندہ کرسکتا ہے۔ جیسے ایک نبی کی قبر میں کسی مردے کودفن کرنے کے لئے ڈالا گیا تو وہ زندہ ہوگیا کیونکہ وہ نبی کی ہڈیوں سے چھوگیا تھا، ہم لوگ بھی ایسے ہی ہوتے ہیں مگر جب کلامِ خدا کے پاس آتے اوراس پرتوجہ لگاتے ہیں تو ہم بھی زندہ ہوجاتے ہیں۔ (2۔سلاطین 21:13) سوچیئے کہ نبی کی صرف ہڈیاں اور ہزاروں برس پہلے سے کہے ہوئے ان کے الفاظ بھی ان لوگوں میں زندگی منتقل کر سکتے ہیں جوان کی طرف رجوع ہوتے ہیں کیونکہ خدا کا کلام ہرحال میں زندہ ہے، آپ کے لئے یہ کیسے زندہ ہے؟ سوچیئے کلامِ خدا زندہ اور ہمیشہ کے لئے قائم ہےاور ہرحال میں خدا کے جلال کے لئے اپنی قدرت سے زندگی بخشتا اور پھلدار ہوتا ہے۔ اس بات کے لئے خدا کی حمد کریں جب تک خدا زندہ ہےاس کا کلام بھی زندہ ہےاور خدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ اور قائم ہےاوراس کا کلام بھی لازوال ہے۔یعنی ہمارے پاس ایک لازوال اور لافانی انجیل موجود ہے جس کے نور کوکوئی بجھانہیں سکتا۔ سورج توایک دن روشنی دینا بند کردے گا مگرانجیل کا سورج یعنی آفتاب صداقت کبھی مدہم نہیں ہوگا۔اس کے چراغ کا تیل کبھی ختم نہیں ہوگا اوراس کے نور کی لوکبھی مدھم نہیں ہوگی کیونکہ یہ ہمیشہ زندہ رہے گا اور زندگی بخشتا رہے گا۔ آپ اپنے لئے کیسے زندگی حاصل کریں گے؟

کلام خدا موثر ہے

ہمارے پاس جوحوالہ ہے اس میں کلامِ خدا کو ''موثر'' کہا گیا یعنی ''متحرک''، یا اسے ''توانائی سے بھرپور'' کہہ سکتے ہیں لیکن سب سے بہتر مطلب ہے ''اثر انداز ہونے والا'' یعنی ''موثر'' کلامِ مقدس طاقت اور توانائی سے بھرا ہوا ہے۔ خدا کے کلام کی عظمت وقوت بیان سے باہر ہے! میرے لئے بائبل مقدس خدانہیں ہے، البتہ خدا کی آواز ضرور ہے اور میں ہمیشہ انتہائی حیران ہوکرغور سے اسے سننا پسند کرتا ہوں۔ کتنے بڑے اعزاز کی بات ہے جولوگ اس پاک کلام کو پڑھنے، اس کی تشریح کرنے اوراس کی نشر واشاعت کے لئے بلائے گئے ہیں۔آپ نے بہت پڑھ لکھ رکھا ہو، کلام کو یاد کر رکھا ہو، زبردست مبلغ ہوں، بہترین مقرر ہوں، لوگوں کو قائل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں لیکن لوگوں پراثر انداز ہونے اوران کی زندگی بدلنے والی قوت اورتوانائی آپ کی اعلیٰ تعلیم، شعلہ بیانی یا کوئی بھی صلاحیت نہیں ہے۔

---جاری ہے---